بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نومبر ۱۹۶۴ء

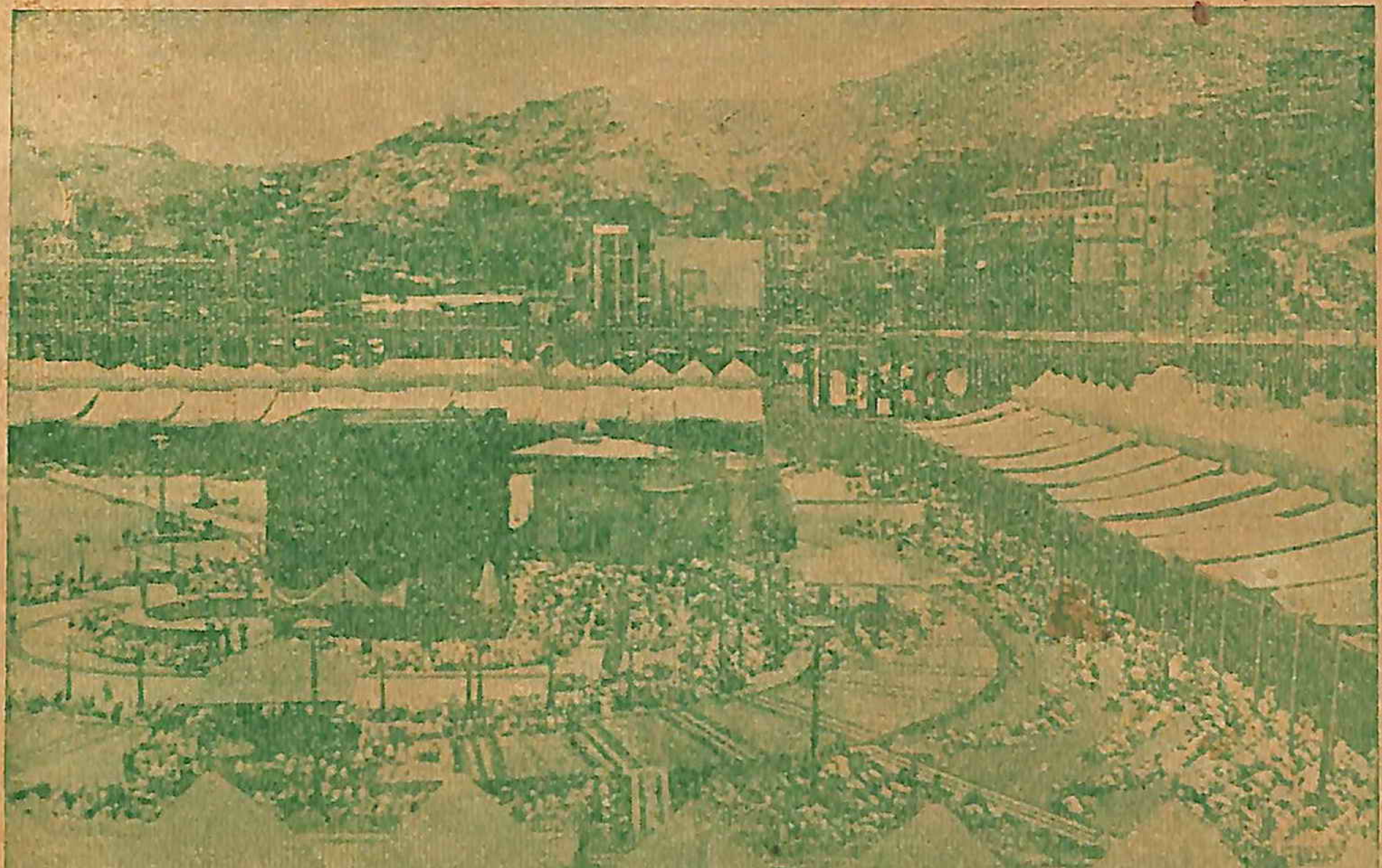

خانہ کعبہ دنیا میں خداتعالیٰ کی عبادت کا پہلا گھر ہے۔ نماز میں یہی ہمارا قبلہ ہوتا ہے۔ ہر سال حج کے موقع پر لاکھوں مسلمان یہاں حاضر ہوتے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف بھی کرتے ہیں۔ یہ ملک عرب کے صوبہ حجاز کے شہر مکہ میں واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

آٹھواں سال ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء ۔ ۹ رجب ۱۳۸۴ھ ۔ ۱۵ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۔ چھٹا پرچہ

ایڈیٹر :- شیخ خورشید احمد

نائب ایڈیٹر :- منصور احمد عمر

ٹیلیفون :- ۴۸

طابع و ناشر :- سید عبد الباسط

مطبوعہ :- ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان

دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۱۲۸۷

خوشنویس :- حمید الدین

اس شمارہ میں

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا احمدی بچوں سے خطاب
- تاریخ احمدیت کا ایک ورق
- مرکز کی اہمیت
- اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع
- رسّی کے کھیل
- گلگت و ہنزہ کی سیر
- سلطان القلم کی جماعت کے ننھے ادیب
- سالانہ اجتماع میں نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے اطفال کی فہرست
- سوال و جواب ۔ قلمی دوستی ۔ خطوط و اعلانات ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احمدی بچوں سے خطاب

نماز باجماعت ادا کرنیکی عادت ڈالو

"بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کیلئے میرے نزدیک سب سے ضروری امر نماز باجماعت ہے۔ بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ میری عمر زیادہ نہیں لیکن مجھے اتنے لوگوں سے ملنے اور جانچ اور پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی میری طبیعت کو خدا تعالیٰ نے ایسا احساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے بُرے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنیوالی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنی زبان کا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند انسان خواہ وہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اسکی اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بد اعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اسکی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں بشرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

(الفضل ۱۸۔ جون ۲۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی باتیں

خدا پر بھروسہ کرو

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ متوکّل آدمیوں سے محبت کرتا ہے

تشریح:- متوکّل کے معنی توکّل کرنے والے کے ہیں۔ اور توکّل خدا پر بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی انسان پورا یقین رکھے کہ میرے خدا کے سامنے کوئی کام مشکل یا ان ہونا نہیں۔ لیکن توکّل کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی خود کچھ کام نہ کرے اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہے ایسا آدمی اپنے ارادہ میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر تم پڑھنے میں بالکل کوشش نہ کرو اور کہو یہ کہ "ہم تو خدا پر توکل کرتے ہیں وہ ہمیں پاس کر دیگا"۔ تو یہ تمہاری بھول ہے۔ کامیابی کا صحیح رستہ یہی ہے کہ پہلے خوب محنت کرو اور پھر خدا سے امید رکھو اور اس سے مدد مانگو کہ وہ تمہیں کامیاب کر دے۔ دُنیا میں ایسے ہی آدمی کامیاب ہوتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ✦

رسول اللہ کی باتیں

نجات اور ہلاکت

اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ

ترجمہ:- سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے

تشریح:- سچ اس لئے نجات دیتا ہے کہ ایک تو خدا اور رسولؐ کی خوشنودی کا موجب ہے اور جب خدا خوش ہو تو نجات یقینی ہے۔ دوسرے ایک مرتبہ سچ بولنے سے اکثر انسان بہت سے جھوٹوں سے بچ جاتا ہے۔

جھوٹ بولنا اس وجہ سے ہلاکت کا موجب ہے کہ ایک تو یہ عادت خدا اور رسولؐ کی ناراضگی کا باعث ہے، اور جب خدا ناراض ہو تو آدمی کی ہلاکت میں کیا شبہ رہا؟ دوسرے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک جھوٹ بول کر انسان کو مجبوراً اور بھی بہت سے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اور مسلسل جھوٹ بولتے رہنے کا نتیجہ ہلاکت ہے ✦

تبرکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان مجھ کو دیدے عرفان مجھ کو دیدے

منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

ایمان مجھ کو دیدے عرفان مجھ کو دیدے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دیدے

دل پاک کر دے میرا دنیا کی چاہتوں سے
سبوحیت سے حصہ سبحان مجھ کو دیدے

کہ دے جو حق و باطل میں امتیاز کامل
اے میرے پیارے ایسا فرقان مجھ کو دیدے

ہم کو تری رفاقت حاصل رہے ہمیشہ
ایسا نہ ہو کہ دھوکہ شیطان مجھ کو دیدے

وہ دل مجھے عطا کر جو ہو نثارِ جاناں
جو ہو فدائے دلبر وہ جان مجھ کو دیدے

دنیائے کفر و بدعت کو اس میں غرق کر دوں
طوفانِ نوحؑ سا اک طوفان مجھ کو دیدے

جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک سے نگاہیں
اے میرے محسن ایسے انسان مجھ کو دیدے

دھل جائیں دل بدی سے سینے ہوں نور سے پُر
امراضِ روح کا وہ درمان مجھ کو دیدے

دجال کی بڑائی کو خاک میں ملا دوں
قوت مجھے عطا کر سلطان مجھ کو دیدے

ہو جائیں جس سے ڈھیلی سب فلسفہ کی چولیں
میرے حکیم! ایسا برہان مجھ کو دیدے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

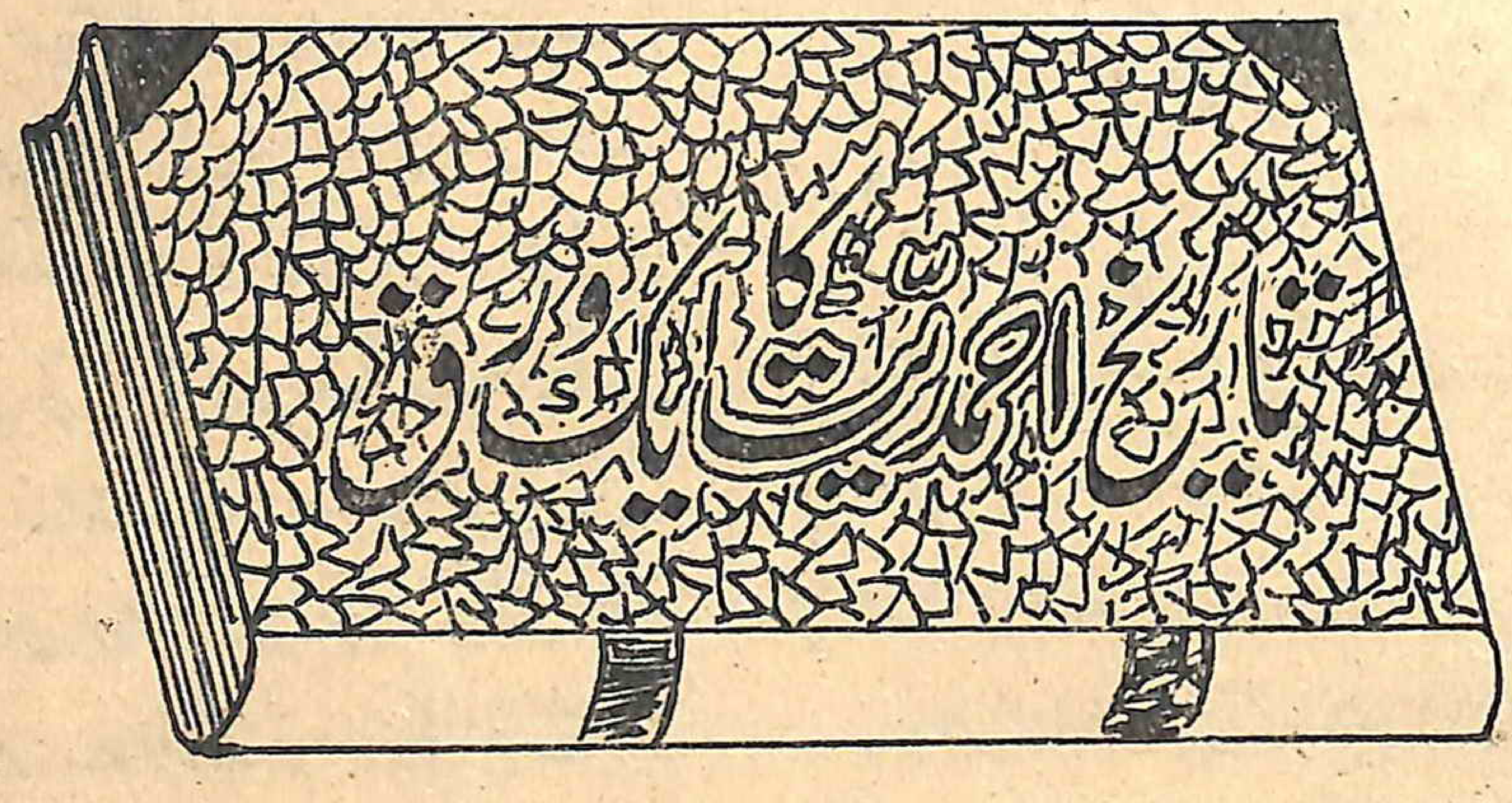

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ مسیحیوں سے قرار پایا۔ اور مسیحیوں کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم مباحث مقرر ہوئے۔ یہ مباحثہ امرتسر میں ہوا اور پندرہ دن تک رہا اور "جنگِ مقدس" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

اس مباحثہ میں بھی جیسا کہ ہمیشہ آپ کے مخالفین کو زک ہوتی رہی ہے مسیحی مناظرین کو سخت زک ہوئی اور اس کا نہایت مفید اثر ہوا۔ اس مباحثہ کے پڑھنے سے (یہ مباحثہ تحریری ہوا تھا اور طرفین آمنے سامنے بیٹھ کر ایک دوسرے کے پرچہ کا جواب دیتے تھے اور وہ اصل تحریریں ایک کتاب کی صورت میں شائع کی گئی ہیں) معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی مباحث آپ کے زبردست استدلال سے تنگ آجاتا تھا اور بار بار دعویٰ بدلتا جاتا تھا۔ اور بعض جگہ تو مسیحیوں کی طرف سے ناروا سخت کلامی تک کی گئی ہے۔ آپ نے اس جدید علم کلام کو پیش کیا کہ ہر ایک فریق اپنے مذہب کی صداقت کے دعاوی اور دلائل اپنی مسلمہ کتب سے ہی پیش کرے۔

اس مباحثہ میں ایک عجیب واقعہ گزرا۔ جس میں دوست دشمن آپ کی خداداد ذہانت بلکہ الٰہی تائید کے قائل ہو گئے۔ اور وہ یہ کہ گو بحث اور امور پر ہو رہی تھی مگر مسیحیوں نے آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے ایک دن کچھ لولے لنگڑے اور اندھے اکٹھے کئے اور عین دورانِ مباحثہ میں آپ کے سامنے لا کر کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تو لولے لنگڑے اور اندھوں کو اچھا کیا کرتے تھے۔ پس آپ کا دعویٰ تب ہی سچا ہو سکتا ہے جبکہ آپ بھی ایسے مریضوں کو اچھا کر کے دکھلائیں اور دور جانے کی ضرورت نہیں مریض حاضر ہیں۔ جب انہوں نے یہ بات پیش کی تو سب لوگ حیران رہ گئے اور ہر ایک شخص محوِ حیرت ہو کر اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ دیکھیں کہ مرزا صاحب اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ اور مسیحی اپنی اس عجیب کارروائی پر بہت خوش ہوئے کہ آج ان پر نہایت سخت حجت تمام ہوئی ہے اور انہیں بھری مجلس میں کیسی خجالت اٹھانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑی ہے۔ لیکن جب آپؑ نے اس مطالبہ کا جواب دیا تو ان کی ساری خوشی مبدل بہ افسوس و ندامت ہوگئی اور فتح شکست سے بدل گئی۔ اور سب لوگ آپؑ کے جواب کی برجستگی و معقولیت کے قائل ہوگئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس قسم کے مریضوں کو اچھا کرنا تو انجیل میں لکھا ہے ہم تو اس کے قائل ہی نہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو حضرت مسیح کے معجزات کا رنگ ہی اور تھا۔ یہ تو انجیل کا دعویٰ ہے کہ وہ ایسے بیماروں کو جسمانی رنگ میں اچھا کرتے تھے۔ اور اس طرح ہاتھ پھیر کر نہ کہ دعا اور دوا سے۔ لیکن انجیل میں لکھا ہے کہ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو تو تم لوگ اس سے بڑھ کر عجیب کام کر سکتے ہو۔ پس ان مریضوں کا ہمارے سامنے پیش کرنا آپ لوگوں کا کام نہیں بلکہ ہمارا کام ہے اور اب ہم ان مریضوں کو جو آپ لوگوں نے نہایت مہربانی سے جمع کر لئے ہیں آپ کے سامنے پیش کر کے کہتے ہیں کہ براہ مہربانی انجیل کے ماتحت اگر آپ لوگوں میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے تو ان مریضوں پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ اچھے ہو جاؤ۔ اگر یہ اچھے ہوگئے تو ہم یقین کر لیں گے کہ آپ لوگ اور آپ کا مذہب سچا ہے۔ ورنہ جو دعویٰ آپ لوگوں نے خود کیا ہے اسے بھی پورا نہ کر سکیں تو پھر آپ کی صداقت پر کس طرح یقین کیا جا سکتا ہے اس جواب کا ایسا اثر ہوا کہ مسیحی بالکل خاموش ہوگئے اور کچھ جواب نہ دے سکے اور بات ٹال دی +

مرکز کی اہمیت

(بقیہ صفحہ ۲)

اب جماعت بہت ترقی کر رہی ہے۔ بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ قرآن شریف کے تراجم مختلف زبانوں میں کر رہی ہے۔ ساری دنیا بھر کے احمدیوں کا مرکز سے تعلق ہے۔ اسلئے اکبر الہ آبادی کا شعر ایک حقیقت ہے کہ محیط کیلئے مرکز ہونا ضروری ہے۔

اگر دنیا کا کوئی بھی شعبہ لے لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا مرکز ضرور ہے۔ مسلمان اس لئے ترقی نہ کر سکے کہ ان کا باقاعدہ طور پر کوئی مرکز نہ رہا۔ ہر مسجد کا امام الگ ہے۔ ایک امام دوسرے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ کا ایک امام، ایک مرکز اور ایک بیت المال ہے۔ ہر احمدی کا مرکز سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں مرکز سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلیفۂ وقت کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ اور جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے +

آمین

(جمیل احمد اکال گڑھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز کی اہمیت

(جمیل احمد - اکال گڑھ)

جماعت اور قوم بن نہیں سکتی جب تک کہ اس کا کوئی مرکز نہ ہو۔ ہمارے روزمرہ مشاہدے کی بات ہے کہ دنیا میں جتنی بھی چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں اُن کے مراکز ضرور ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر گھڑی ہی کو لے لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا ایک مرکز ہے جو باقی تمام پُرزوں کو چلاتا ہے۔ اگر گھڑی کو چابی نہ دی جائے تو ظاہر ہے کہ گھڑی کھڑی ہو جائے گی۔ اس کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے چابی دی جائے۔

یہی حال مذہب کا ہے۔ مامور من اللہ قوم کا مرکز ہوتا ہے۔ خدا اس کو ایک بہت بڑی طاقت دیتا ہے جس کے ذریعے وہ بھٹکے ہوئے انسانوں کو خدا کے قریب لاتا ہے۔ جب وہ اپنا کام کر کے دنیا سے واپس جاتا ہے تو ایک لمبے عرصہ تک اس کے خلفاء اس کے مشن کو چلاتے ہیں۔ جب کئی سالوں کے بعد مرکز کمزور پڑ جاتا ہے اس میں کشش نہیں رہتی۔ قوم بھٹک جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے تو وہ ایک اور مامور دنیا میں بھیج دیتا ہے جس کے پاس مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ سعید روحیں اس کی جانب کھنچی چلی آتی ہیں۔

جب مسلمان قوم اپنا مرکز کھو بیٹھی تو اس پر زوال آ گیا۔ لیکن چودھویں صدی کے شروع میں خدا تعالیٰ کی قدرت نے ایک اور کرشمہ دکھایا یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح الموعود و مہدی الموعود بنا کر دنیا میں بھیجا جس نے ایک مرکز بنایا اور سوئی ہوئی قوم پھر جاگی۔ اور راہِ راست پر آ گئی۔

زمین کی ایک بیّن مثال ہمارے سامنے ہے۔ زمین کا مرکز ایک بہت کشش رکھتا ہے جو روئے زمین پر کی تمام چیزوں کو قائم کئے ہوئے ہیں۔ اگر مرکز میں کشش نہ ہوتی تو تمام چیزیں فضا میں اُڑتی پھرتیں۔

منکرینِ خلافت اس لئے ترقی نہ کر سکے کہ ان کا کوئی مرکز نہ تھا۔ جماعتِ احمدیہ ایک منظم جماعت ہے جو ایک مرکز کے تحت کام کرتی ہے۔ پہلے جماعتِ احمدیہ کا مرکز قادیان میں تھا اب ربوہ میں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل و جاں سے پیارا ہے قرآن ہم کو

زاہد الحسن زاہد۔ لاہور

دل و جاں سے پیارا ہے قرآن ہم کو
اسی سے ملا دین و ایمان ہم کو

ہمارے لئے یہ پیغمبرؐ تھے لائے
جو دُنیا میں فتح و ظفر بن کے آئے

کیا اس نے اسلام کا بول بالا
اندھیرے میں اس نے کیا ہے اُجالا

جو قرآن پڑھتا رہے گا ہمیشہ
وہ سکھ چین حاصل کرے گا ہمیشہ

اسی میں ہے پوشیدہ دُنیا کی حکمت
یہ دیتا ہے دُنیا کو درسِ محبّت

کہا اس نے تم سب کی امداد کرنا
سکھایا کہ بس اک خدا ہی سے ڈرنا

ہمیں راہ سیدھی اسی نے دکھائی
بُرائی مٹا کر بھلائی سکھائی

ہمیں اس نے پاکیزہ رہنا سکھایا
بزرگوں کی عزّت کرو یہ بتایا

کہا تم کسی کو نہ ہرگز ستانا
جہاں تک ہو غیروں کے بھی کام آنا

ہمیں اس نے پاکیزہ رہنا سکھایا
بزرگوں کی عزّت کرو یہ بتایا

اسی سے ملا دین و ایمان ہم کو
دل و جاں سے پیارا ہے قرآن ہم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبِ وطن

حبِّ وطن کے معنی ہیں اپنے وطن سے محبّت کرنا یا وطن کی ترقی۔ بہتری اور بہبودی میں کوشاں رہنا یہ ایک قدرت کا دیا ہوا جذبہ اور شوق ہے جو ہر شخص اور ہر قوم وملّت میں پایا جاتا ہے۔ اس سائنسی دَور میں تو وطن کی محبت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اسکو مذہب کا درجہ حاصل ہوگیا ہے۔ ہر قوم اپنے وطن کی محبّت اور حفاظت میں کوشاں ہے اور ضرورت کے وقت ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔ انسان غیر ملک میں جاکر خواہ کتنا ہی خوشحال اور فارغ البال ہو جائے پھر بھی اس کو اپنا وطن ضرور یاد آتا ہے اور وطن کی محبّت کی یاد اسے ستاتی ہے اور وطن کی زمین کا ایک ایک ذرّہ سونے کے پہاڑوں اور مخمل کے بستروں سے بہتر نظر آتا ہے۔ وطن کی محبت بہت ہی ضروری ہے۔ جو شخص اپنے وطن سے محبّت نہیں کرتا وہ بے حس ہے وطن کی سچی محبّت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے ہم وطنوں کی خیر خواہی میں دل وجان سے کوشش کرے۔ ان کی بہتری اور ترقی کے وسیلوں کو ترقی دے اور ذاتی اغراض سے بے نیاز ہوکر اپنے وطن کی خدمت کرے۔ جس ملک کے باشندوں میں وطن کی محبّت کا جذبہ ہوتا ہے وہ ملک ترقی کے میدان میں گامزن ہوتا ہے لیکن جس ملک کے باشندوں میں حبِّ وطن کا جذبہ کمزور ہوتا ہے وہ مصائب اور تکالیف کا شکار ہوکر ذلّت میں گر جاتا ہے۔

وطن کی محبّت ایمان کا ایک حصّہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

"حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ"

یعنی وطن کی محبّت ایمان کا ایک نشان ہے۔ پس جو شخص اپنے وطن سے محبّت نہیں کرتا اس کا ایمان بھی کمزور ہے +

(مرزا مبارک احمد — نوشہرہ)

طویل ترین

دُنیا کا طویل ترین ریلوے پلیٹ فارم کھاد گیا کا ہے جو جنوب مشرقی ہندوستان میں واقع ہے۔ اس پلیٹ فارم کی لمبائی دو ہزار سات سو تینتیس فٹ ہے۔

مرسلہ: سیّد علی محمود سرگودہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت کی بیش بہا طاقتیں

انسان نے قدرت کی کئی چیزوں کے مصنوعی نمونے تیار کر کے ان سے فائدہ حاصل کر لیا ہے۔ یوں تو انسانی علم اور عقل نے قدرت کی بہت سی طاقتوں پر قابو پا کر ان سے بے بہا فائدے حاصل کئے ہیں لیکن پھر بھی انسان ابھی تک کئی باتوں میں قدرت کا محتاج ہے۔ انسانی پہنچ سے باہر قدرت کا ایک بہت بڑا سرچشمہ موجود ہے اور اسے سورج کہتے ہیں۔ سورج کی شعاعیں یا دھوپ انسانی زندگی کے لئے سب سے ضروری چیز ہے۔ اسی دھوپ سے ہماری خوراک تیار ہوتی ہے اور اسی کے اثر سے کائنات کی بہت سی جاندار چیزوں میں زندگی پیدا ہوتی ہے۔ دراصل ہماری خوراک کا سب سے بڑا جزو یہی دھوپ ہے۔ ہماری کانوں سے نکلنے والا پتھر کا کوئلہ بھی دھوپ ہی ہے۔ یہی دھوپ ہزاروں سالوں تک زمین کے پیٹ میں چھپی رہی اور آخر کار کوئلے کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ گیہوں، مکئی، چنوں، پھلوں اور دوسری سبزیوں میں یہی دھوپ جب داخل ہوئی تو اس کے اثر سے وہ پک گئیں اور آخر کار ہماری خوراک بن گئیں۔

سائنس دان عرصہ سے اس کوشش میں مصروف ہیں کہ وہ قدرت کی اس بیش بہا طاقت کو اپنے قابو میں کر کے اسے اپنے کاموں میں لائیں۔ اگر ہم بڑے بڑے دھوپ گھر قائم کر کے اسی دھوپ کو جمع کرنے کے قابل ہو جائیں تو اس کی طاقت سے ہم ہزاروں کارخانے چلا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم ایندھن حاصل کرنے کی مشکلات سے بھی ہمیشہ کے لئے بے نیاز ہو جائیں گے۔ سائنسدانوں نے دھوپ کی طاقت پر قابو پانے کے لئے دو قسم کے تجربے شروع کئے۔ پہلی کوشش یہ تھی کہ دھوپ کو اکٹھا کر کے اس کی طاقت سے کام لئے جائیں۔ اور دوسری کوشش یہ تھی کہ مختلف مادوں پر دھوپ کی تیز تیز شعاعیں ڈال کر ان کی ماہیت تبدیل کر دی جائے۔ قدرت بعض مادوں پر ہزاروں سال دھوپ ڈال کر ان کی شکل صورت اور خاصیتیں تبدیل کر دیتی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر انسان نے بعض مادوں پر دھوپ کی زیادہ سے زیادہ شعاعیں ڈال کر ان کی شکل صورت اور خاصیتیں بدلنے کی کوشش کی ہے۔

اب ہم تمہیں انسان کی ان کوششوں اور ان کے نتیجوں کا ذکر سناتے ہیں۔ سورج کا ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ وہ ہمیں دھوپ دیتا ہے یہ دھوپ دراصل ایک قسم کی حرارت یا گرمی ہوتی ہے پُرانے زمانے کے آفتابی انجن دراصل سٹیم انجن (STEAM ENGINE) ہوتے تھے۔ ان کے بوائلروں (BOILERS) پر دھوپ کی تیز شعاعیں ڈالی جاتی تھیں۔ دھوپ کی تیز شعاعیں حاصل کرنے کے لئے ان بوائلروں کے اردگرد بڑے بڑے آئینے لگائے جاتے تھے۔ ان آئینوں پر تمام دن سورج کی شعاعیں پڑتی رہتی تھیں۔ اور یہی شعاعیں بوائلروں کے پانی کو اُبال دیتی تھیں۔ اس پانی کے اُبلنے سے بوائلروں میں سٹیم یا بھاپ پیدا ہوتی تھی۔ اور اس کی طاقت سے انجن چلتے تھے۔

اچھا اب ہم تمہیں ایک اور بات بتاتے ہیں تم نے کبھی آتشی شیشہ پر شعاعیں ڈال کر کپڑے کا ٹکڑا تو ضرور جلایا ہوگا۔ اگر نہیں تو یہ تجربہ آج ہی کر کے دیکھ لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ آتشی شیشے سے کپڑا کیوں جل جاتا ہے؟ بات یہ ہے کہ سورج کی شعاعیں شیشے کے ذریعہ اکٹھی ہو کر کپڑے پر پڑتی ہیں اور اس عمل سے کپڑا جل جاتا ہے۔ اگر یہی شعاعیں کسی چار فٹ بڑے شیشے کے ذریعہ کسی دھات پر ڈالی جائیں تو اس عمل سے دھات نہایت آسانی سے پگھلائی جا سکتی ہے لیکن ہر وقت اور ہر موسم میں اتنی تیز شعاعیں حاصل نہیں کی جا سکتیں۔ اور اگر ہم ان سے اپنے انجن چالو کرنا چاہیں تو اس کام میں ہمیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ البتہ اس قسم کے انجن صحراؤں میں بہت خوش اسلوبی سے چلائے جا سکتے ہیں۔ لیکن صحراؤں میں بھی دھوپ کی شعاعوں کو جمع کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اور اس کام کے لئے ہم ابھی تک کامیاب خزانے تیار نہیں کر سکے۔

امریکہ کے ایک مشہور موجد ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو ڈی چیسنے (Dr. J. W. D. CHESNEY) نے یہ تجویز کیا ہے کہ دیر سے اُبلنے والے سیال مادوں کو آفتابی شعاعوں سے اُبال کر بوتلوں میں بند کر لیا جائے تو ان سے بہت فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ تجویز بعض وجوہات کی بناء پر قابلِ عمل ثابت نہیں ہو سکی۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ہمیں سورج کی شعاعوں سے تھرمو الیکٹرسٹی (THERMO-ELECLTRICITY) پیدا کرنی چاہیئے۔ تھرمو (THERMO) یونانی زبان میں گرمی کو کہتے ہیں اور الیکٹرسٹی (ELECTRICITY) کے معنی بجلی ہوتے ہیں اس لئے تھرمو الیکٹرسٹی کا مطلب آفتابی بجلی ہوا۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس طرح کی بجلی سے انسان بہت بڑے بڑے کام کر سکے گا۔ کئی سال ہوئے چند جرمن سائنسدانوں نے یہ بات دریافت کی تھی کہ اگر تانبے کے دو ٹکڑوں میں کاپر آکسائڈ (COPPER OXIDE) رکھ کر انہیں دھوپ میں رکھ دیا جائے تو اس عمل سے ان میں برقی رو پیدا ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر لانگے (Dr. LANGE) نے تانبے کے ٹکڑوں میں کاپر آکسائڈ (SELENIUM

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھ کر انہیں دھوپ میں رکھ دیا تو اس عمل سے ان میں برقی رو پیدا ہو گئی۔ وہ کاپر اکسائڈ سے پیدا ہونے والی رو سے زیادہ طاقتور تھی۔ خیال ہے کہ ہم اسی طریقہ میں اصلاح کر کے سورج کی شعاعوں سے بجلی حاصل کرنے میں پوری طرح کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ بجلی ہماری کلوں اور گاڑیوں کو نہایت اچھی طرح چلا سکے گی۔ ڈاکٹر لانگے نے آفتابی بجلی حاصل کرنے کے لئے جو مشین ایجاد کی تھی اس کا نام 'تھرموکپل' رکھا گیا۔ یوں تو یہ آلہ صرف ایک مربع انچ بڑا تھا۔ لیکن اس سے جو برقی طاقت پیدا ہوئی تھی وہ تانبے کے ٹکڑوں میں کاپر اکسائڈ رکھ کر پیدا کی ہوئی بجلی سے ایک سو پچاس گنا زیادہ طاقتور تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آنیوالے زمانے میں 'تھرموکپل' سے ملتے جلتے کسی بڑے آلے سے آفتابی بجلی حاصل کی جائے گی اور دنیا بھر کے کارخانے اسی سے چلا کریں گے۔

تھرموکپل کے ذریعہ اگر تین لاکھ کلوواٹ کی بجلی حاصل کرنی ہو تو اس کے لئے ہمیں تانبے کا ایک مربع میل ٹکڑا سورج کے سامنے رکھنا ہوگا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اگر ہم تانبے کا یہ ٹکڑا دوسرے اجزاء ملا کر سورج کے سامنے رکھ دیں تو وہ خود بخود بجلی پیدا کرنی شروع کر دے گا۔ اسے چالو کرنے کے لئے کسی ایندھن کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اس سے تین لاکھ کلوواٹ کی برقی طاقت آپ ہی آپ پیدا ہوتی جائیگی لیکن اتنے وسیع پیمانہ پر آفتابی بجلی پیدا کرنے کے راستہ میں ابھی کئی رکاوٹیں محسوس ہو رہی ہیں اور خیال ہے کہ اس کام کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں کافی عرصہ کی ضرورت ہے۔

بعض لوگوں کو سورج کی زبردست شعاعوں کی طاقت کا پورا پورا یقین نہیں اس لئے انہیں ہم اس سلسلے میں چند باتیں بتانی ضروری خیال کرتے ہیں۔ معمولی درجہ کے عام مکانوں پر ہر روز جو سورج کی روشنی پڑتی ہے اس کی مجموعی طاقت ۲۲۰ ہارس پاور ہوتی ہے۔ ہر ایک آدمی پر دن میں جو سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں ان کی طاقت دس ہارس پاور ہوتی ہے۔ اور اتنی طاقت سے وہ ایک آفتابی انجن کی مدد سے چھوٹی سی موٹر کار چلا سکتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک سیکنڈ میں دس کروڑ پونڈ کی آفتابی طاقت ضائع ہو جاتی ہے۔

بعض کیمیاوی اجزاء کی ماہیت بھی آفتابی شعاعوں کی امداد سے تبدیل کی گئی ہے۔ کچا ربڑ سورج کی شعاعوں کی مدد سے بنایا جاتا ہے۔ کلوروفارم کی تیاری میں بھی بہت حد تک سورج کی شعاعوں کا دخل ہے۔ نمدار کاربن ڈائی آکسائڈ اور کوبالٹ دھات کے مرکبات پر دھوپ کی شعاعیں ڈال کر مصنوعی کھانڈ تیار کی گئی ہے۔ یہ تجربہ اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ بناسپتی گھی کی طرح ہماری کھانے پینے کی چیزیں بھی مصنوعی ہوا کریں گی لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ قدرتی چیزوں کے مقابلے میں مصنوعی چیزوں میں غذائیت کی مقدار بہت کم ہے اور وہ انسان کو پوری طاقت نہیں پہنچا سکتیں۔ اس نقطہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ثابت کرنے کے لئے ہم مصنوعی سمندری پانی کی مثال پیش کرتے ہیں۔ یہ پانی کیمیاوی اجزاء کی ملاوٹ سے تیار کیا گیا تھا لیکن جب اس میں مچھلیاں چھوڑی گئیں تو وہ بہت جلد مر گئیں۔

آفتابی علم کیمیا آنیوالے زمانے میں سائنس کا ایک ضروری حصہ بن جائے گا۔ یہ علم کچھ اتنا زیادہ مشکل بھی نہ ہوگا۔ اس علم کی کامیابی کا تو ہمیں پورا پورا علم ہو ہی چکا۔ جب کیمرے کے شیشے کے ذریعے چند خاص مرکبات پر سورج کی شعاعیں ڈالی جاتی ہیں تو اس عمل سے ہم تصویر اتارنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح زیادہ کوشش اور نئے نئے تجربوں سے ہم نئے نتائج اور عجیب و غریب معلومات حاصل کرتے چلے جائیں گے تم میں سے بہت سے لڑکوں نے خوبصورت۔ رنگین اور پھول دار چمڑے تو ضرور دیکھے ہوں گے۔ ان چمڑوں سے عورتوں کے لئے ہینڈ بیگ اور مردوں کے لئے پیٹیاں تیار کی جاتی ہیں۔ یہ چمڑے بھی مختلف کیمیاوی اجزاء کی ملاوٹ اور سورج کی شعاعوں کے اثرات سے تیار کئے جاتے ہیں۔

تھرموکپل کے ذریعہ ستاروں کی گرمی بھی معلوم کی گئی ہے۔ یوں تو ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں کہ ستارے بھی ہم تک گرمی پہنچاتے ہیں لیکن تھرموکپل کی امداد سے یہ چیز ثابت ہو گئی ہے کہ کون کون سے ستارے میں کتنی کتنی گرمی ہے۔ ستاروں کی حرارت ناپنے کے آلے نہایت نازک اور حساس ہوتے ہیں۔ یہ آلے ایک سو میل کے فاصلے پر جلتے ہوئے لیمپ کی گرمی بھی ناپ سکتے ہیں۔ تھرموکپل کے ساتھ ایک ایسا آلہ لگا ہوتا ہے جو معمولی سی گرمی کے احساس سے بھی حرکت کرنی شروع کر دیتا ہے اور اسی حرکت سے گرمی کا اندازہ کر لیا جاتا ہے۔ ستاروں کی حرکت ناپنے کے لئے ان کی شعاعیں ایک گہرے شیشے پر ڈالی جاتی ہیں۔ پھر انہیں شعاعوں کو تھرموکپل پر ڈالا جاتا ہے۔ تھرموکپل کے نیچے ایک اور آلہ لگا ہوتا ہے اسے گلوانومیٹر کہتے ہیں۔ اس آلے کی سوئی حرارت کے اثرات کو فوراً قبول کر لیتی ہے اور حرارت سے حرکت کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اسی حرکت سے ستاروں کی حرارت کے درجہ کا پتہ لگ جاتا ہے۔

انسانی آنکھ تیرھویں درجہ کے ستارے کسی صورت میں بھی نہیں دیکھ سکتی۔ یہ ستارے ہمیں چھوٹے چھوٹے نظر آنے والے ستاروں سے چھ سو گنا حصے کم روشن ہوتے ہیں لیکن تھرموکپل ان ستاروں کی حرارت کا حساب بھی پیش کر سکتا ہے۔ تھرموکپل کے ذریعہ ستاروں کی گرمی کا جو حساب لگایا گیا ہے اس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ بعض ستارے تو پورے دوزخ کا نمونہ ہیں۔ ایک نیلے ستارے کی حرارت چالیس ہزار درجہ فارن ہیٹ پائی گئی ہے۔ یوں سمجھو کہ یہ حرارت سورج کی حرارت سے چار گنا زیادہ ہے۔ چاند کا درجہ حرارت ایک جیسا نہیں ہے۔ بعض مقامات میں بہت ٹھنڈک پائی گئی ہے اور بعض جگہ چاند کا درجہ حرارت عام درجہ کھولاؤ سے زیادہ پایا گیا ہے۔ عطارد ستارے کا درجہ حرارت ۸۰۰ ڈگری ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عطارد میں کوئی جاندار

[illegible] (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ سیرت

حضرت سید احمد شہید بریلوی علیہ الرحمۃ

منصور احمد عمر

عزیز بچو! ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ امّتِ محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور آیا کرے گا جو مسلمانوں کی اصلاح کیا کرے گا۔ ایسے مامور کو مجدّد کہتے ہیں۔ تیرھویں صدی کے مجدّد حضرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپؒ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "ارہاص" کہا جاتا ہے۔ یعنی کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل تیرھویں صدی کے مجدّد تھے۔

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ رائے بریلی کے مقام پر ۲۹ نومبر ۱۷۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپؒ بچپن سے ہی صحت مند اور تندرست و توانا تھے۔ بڑی ورزش کیا کرتے تھے۔ جسم کی صحت کا خیال آپؒ اس ارادہ سے رکھا کرتے تھے تاکہ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آپؒ عبادتِ الٰہی بہت کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں سے ہمدردی اور شفقت آپؒ کا شعار تھا۔ خدمتِ اسلام کرتے ہوئے ۶۔ مئی ۱۸۳۱ء کو جمعہ کے روز ایک جنگ کے دوران سکھوں کے ہاتھوں آپؒ شہید کر دئیے گئے۔ آپؒ نے اپنا بچپن اور اپنی جوانی محبّتِ الٰہی، خدمتِ اسلام اور ہمدردیٔ مخلوق میں گزاری اور بالآخر خون سے نہاتے ہوئے جان دے دی۔ آپکی شاندار زندگی کے چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں تاکہ بچے ان پر عمل کر کے حضرت سید احمد شہید علیہ الرحمۃ کی طرح نیک سیرت بن جائیں۔

۱۔ حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ جب چھوٹے ہی تھے تو بستی کے ہم عمر لڑکوں کو جمع کر لیتے اور ان کو کہتے کہ آؤ نعرہ لگائیں کہ ہم اسلام کا لشکر ہیں اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح بھاگیں گویا کہ سامنے کفّار کا ایک لشکر کھڑا ہے کہ جس پر ہم نے حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ پھر میدان میں "نعرۂ تکبیر اللہ اکبر" "دہ مارا" اور "یہ فتح ہوا" کی آوازیں بلند ہوتیں۔ یہ تھا آپؒ کا بچپن میں ہی اسلام کی خدمت کا جذبہ۔

۲۔ آپؒ اتنے طاقتور تھے کہ پتھر کے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھاری چراغ دان کو کہ جو چھ فٹ لمبے ایک ستون کی طرح تھا اور جسے بڑے بڑے پہلوان کھڑا کر کے بمشکل زانو تک اُٹھا سکتے تھے۔ آپؒ نے بے تکلف کندھے پر رکھ کر بیس قدم کا فاصلہ طے کیا۔ پھر جب اسے زمین پر پھینکا تو زمین میں ڈیڑھ فٹ کے قریب گڑھا پڑ گیا۔ دوسرے روز لوگوں نے پتھر کو جب اپنی اصلی جگہ سے بیس قدم کے فاصلے پر دیکھا تو کہنے لگے کہ کسی جن یا دیو نے ہی یہ کام کیا ہو گا۔

۳۔ کسی جگہ بارش کی وجہ سے کسی بُرج کا کچھ حصہ گر گیا اور دو آدمی نیچے دب گئے۔ بُرج کا باقی حصہ بھی گرنے والا تھا لیکن سید صاحبؒ نے بھاگ کر ملبے کو ہٹانا شروع کر دیا تاکہ دبے ہوئے آدمیوں کو نکال لیا جائے۔ لوگوں نے آپؒ کو روکا کہ آپ کی جان کا خطرہ ہے آپ ایسا نہ کریں لیکن آپ نہ رُکے اور برابر ملبہ اٹھاتے رہے یہاں تک کہ ایک آدمی کو زندہ نکال لیا۔ پھر بڑے فخر سے فرمانے لگے کہ دیکھا میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مسلمان کی جان بچا لی۔

۴۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلم کا بھی ایک واقعہ سُنئے کہ ایک مرتبہ ایک پٹھان نے غلطی سے آپ کو چور سمجھ کر پکڑ لیا۔ آپؒ اُسے بڑی نرمی سے سمجھاتے تھے کہ بھائی آپ کو غلطی لگی ہے میں تو چور نہیں ہوں لیکن وہ جوش میں بڑھتا ہی گیا۔ اتنے میں آپ کے ساتھیوں کو اس واقعہ کی اطلاع مل گئی۔ وہ تلواریں اور بندوقیں لے کر آ گئے تاکہ اس پٹھان کا خاتمہ کر دیں لیکن حضرت سید صاحبؒ کا حلم دیکھئے کہ آپؒ نے اس پٹھان کو ایک کھیت میں چھپا دیا اور اپنے ساتھیوں سے اسے بچا لیا۔

۵۔ جب آپؒ جوان ہوئے تو اپنے سات عزیزوں کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے۔ ان سب کے پاس سواری ایک ہی تھی وہ باری باری اس پر سوار ہوتے تھے۔ جب سید صاحبؒ کی باری آتی تو آپؒ اپنی جگہ کسی اور کو سواری پر بٹھا دیتے اور خود سارا فاصلہ پیدل ہی چل کر طے کیا۔ آدھا فاصلہ طے ہو چکنے پر حضرت سید صاحبؒ کی ہمدردیٔ مخلوق کا ایک اور واقعہ بھی رونما ہوا۔ وہ اس طرح کہ سب سفر کرنے والوں کے سامان ان کے اپنے اپنے سروں پر تھے۔ جب وہ بہت تھک چکے تو کہنے لگے کہ کوئی مزدور ہونا چاہیئے۔ حضرت سید صاحبؒ فرمانے لگے کہ میری ایک بات مانو۔ وہ کہنے لگے کہ کونسی؟ آپ نے فرمایا کہ ماننے کا وعدہ کرو تو بتاؤں۔ انہوں نے پختہ وعدہ کیا کہ ضرور مانی جائے گی۔ آپؒ نے فرمایا کہ ایک کمبل میں سارا سامان باندھ کر میرے سر پر لاد دو۔ چونکہ وعدہ ہو چکا تھا اس لئے ایسا ہی کرنا پڑا۔ سید صاحبؒ ان کا شکریہ ادا کرنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے ثواب کا موقعہ دیا۔

۶۔ ایک مرتبہ آپؒ ایک سفر پر جا رہے تھے آپؒ کو سخت بھوک لگی۔ ایک پیسہ پاس تھا۔ اس کے بدلے ستّو اور گڑ لیا۔ ستّو کو گڑ میں گھولا اور کھانے بیٹھے ہی تھے کہ ایک غریب آدمی نے پکارا کہ چار پہر سے فاقہ سے ہوں۔ آپؒ نے ستّو اسکے حوالے کر دیئے اور خود رات فاقہ سے گزار دی۔ غریبوں سے شفقت آپؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طور پر کیا کرتے تھے۔

۷۔ ایک مرتبہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ سے دہلی کی طرف سفر کر رہے تھے۔ آپ کے والد صاحب کے ایک دوست نے بہ اصرار ایک گھوڑا اور کچھ نقدی آپ کو دی۔ آپ نے یہ چیزیں کانپور میں ایک مریض، ایک زخمی اور دو بوڑھوں کے حوالے کر دیں۔ راستے میں ایک ضعیف کو کندھے پر بھی بٹھایا اور مسلسل تیرہ میل تک پیدل چل کر اُس ضعیف کو اس کے گھر تک پہنچایا۔

۸۔ حضرت سید صاحب شہید علیہ الرحمۃ کو صرف بنی نوع انسان سے ہی ہمدردی اور اُلفت نہ تھی بلکہ آپ پرندوں اور دوسرے حیوانوں سے بھی شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک شہد کی مکھی کو تنہا اُڑتے دیکھا جس کے چھتے سے غالباً شہد اُتار لیا گیا تھا۔ آپ کا دل بھر آیا۔ اپنے عزیزوں سے فرمایا کہ اس بیچاری مکھی کے لئے تھوڑے سے شہد کا بندوبست کر دو۔ کہیں یہ بھوکی ہی نہ مر جائے۔

۹۔ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا دل محبتِ الٰہی سے بھرا ہوا تھا۔ اس لئے آپ کی دعائیں بکثرت قبول ہوا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ ایک لشکر کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے۔ راستے میں ایک گھاٹی سے لشکر بمعہ ساز و سامان گزر رہا تھا کہ اچانک دریا کا پانی آ گیا۔ سامان پانی میں بہنے لگا۔ اور آدمیوں کی جانیں بھی خطرہ میں تھیں۔ حضرت سید صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے خدا! دریا کے پانی کو کم کر دے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ دریا کا پانی اُتر گیا اور جانیں اور اسباب سب بچ گئے اور لوگ بخیر و خوبی کنارے پر پہنچ گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چل کر محبِ خدا، خادمِ اسلام اور ہمدردِ مخلوق بننے کی توفیق بخشے۔ آمین +

طویل ترین

- دنیا کی تاریخ کی طویل ترین جنگ فرانس اور برطانیہ کی "صد سالہ" جنگ تھی جو ۱۳۳۸ء میں شروع ہوئی اور ۱۴۵۳ء تک جاری رہی۔
- دنیا کا طویل ترین مرد رابرٹ پوشنگ واڈلو تھا۔ وہ ۱۹۱۸ء میں امریکہ کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوا اور پندرہ جولائی ۱۹۴۰ء کو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کا قد سوا دس انچ تھا۔
- دنیا کا طویل ترین درخت کیلیفورنیا میں ہے۔ اس کی اونچائی تین سو اڑسٹھ فٹ ہے۔

مرسلہ:- سید بعلی محمود
سرگودہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص تشحیذ کے لئے

جناب جنید ہاشمی

رسی کے کھیل

ایک جادوگر یا مداری جب ہمیں اپنے شعبدے یا تماشے دکھلاتا ہے تو اس کا مقصد صرف تفریح ہی نہیں ہوتا بلکہ پیسہ کمانا ہوتا ہے۔ بچوں کے لئے یہ ایک دلچسپ مشغلہ بن سکتا ہے اگر وہ اپنے ہم جولیوں دوستوں اور بہن بھائیوں کے سامنے چند ایک کرتب دکھا کر انہیں حیران کر دیں۔ ایک چھوٹا جادوگر بننے کیلئے ضروری ہے کہ تماشے کو اپنی حرکات و سکنات اور زبان سے ایسی خوش اسلوبی سے پیش کیا جائے کہ تماشائی "اس خاص لمحے" کو نہ دیکھ پائیں۔ جب آپ ان کو اپنی "ہاتھ کی صفائی" سے دھوکہ یا جُل دے جاتے ہیں۔ اور یہ بات بار بار مشق کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ تماشہ دکھانے سے پیشتر ایک بڑے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بیسیوں دفعہ اس کی مشق کریں۔ اسطرح آپ کو یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ آپ ان کے سامنے کس طرح پیش ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ تماشے سے متعلق ایک مزیدار لیکچر بھی تیار کریں تاکہ دوسروں کا دھیان بٹا کر آپ ان کو "وقت پر" بیوقوف بھی بنا سکیں ورنہ سخت شرمندگی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

تو اب ہم آپ کو ایک معمولی رسی کے دو تین شعبدوں کا راز بتاتے ہیں جو آپ نے اکثر مرتبہ جادوگروں کو دکھاتے دیکھا ہوگا۔

(۱)

ایک رسی تقریباً چار گز لمبی اور ۳/۸ انچ موٹی لیں۔ اپنی آسانی کے لئے وہ نرم، کھوکھلی، سوتر کی بٹی ہوئی ہو۔ ایک تیز قینچی بھی قریب رکھ لیں۔ تماشائیوں کو ذرا فاصلہ پر بٹھا کر رسی کا ایک سرا اپنے بائیں انگوٹھے اور پہلی انگلی سے پکڑ کر ان کی آنکھوں کے متوازی لٹکا کر دکھائیں کہ وہ بالکل ثابت ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ کہتے جائیں "اس کے چار ٹکڑے کر کے دوبارہ جوڑ دوں گا.... پہلے اس کے نصف سے کاٹ دوں گا۔۔۔ اس کا نصف یہاں ہوگا...... وغیرہ" اور یہ کہتے ہوئے دائیں ہتھیلی زمین کی طرف کر کے نصف کے قریب سے رسی کو اٹھا لیں۔ اس طرح کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسّی آپ کی انگلیوں کی پچھلی طرف پڑی رہے۔ بولتے وقت تسلّی کر لیں کہ رسّی ٹھیک آپ کی دائیں انگلیوں پر ہے اور رسّی کا بائیاں سرا بائیں انگوٹھے اور پہلی انگلی نے پکڑا ہوا ہے۔ (دیکھیں شکل ا)

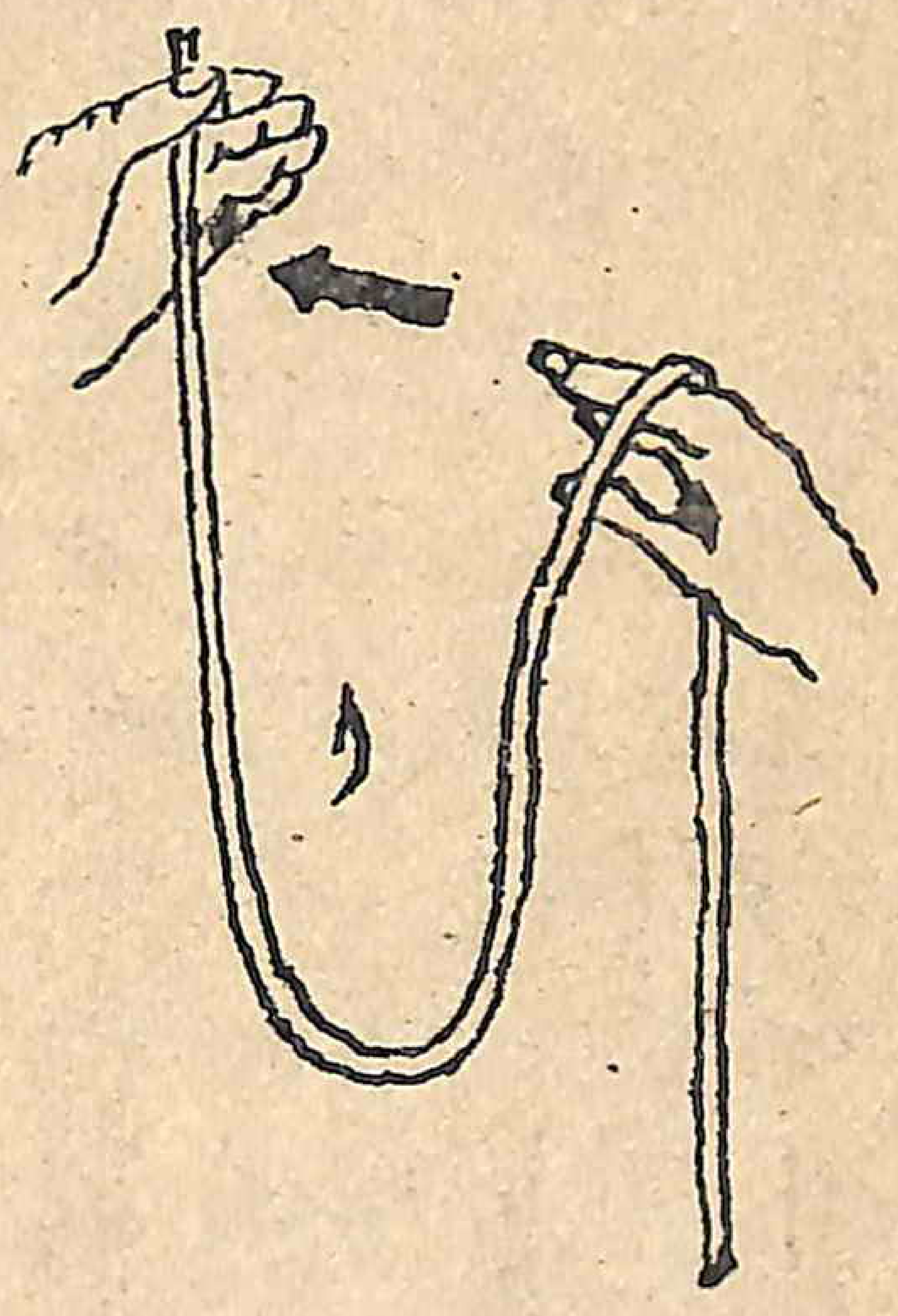

ساتھ ہی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی طرف بڑھائیں۔ رسّی وہیں انگلیوں پر رہے۔ بائیں ہتھیلی زمین کی طرف ہو۔ جونہی دایاں ہاتھ بائیں کے پاس پہنچے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر والی رسّی کا سرا پہلی اور دوسری انگلی سے پکڑ لیں۔ (دیکھو شکل ب)

ب

اور ایک جھٹکے سے دائیں انگلیاں نیچے کر لیں تاکہ انگلیوں کے اوپر پڑی ہوئی رسّی نیچے لٹک جائے۔ دائیں انگلیوں سے بائیں ہتھیلی والی رسّی کے نچلے حصّے کو پکڑنا چاہیئے تاکہ بایاں ہاتھ آپ کی "دائیں ہاتھ کی صفائی" کو چھپا رکھے کہ آپ نے دائیں انگلیوں سے رسّی کو کھسکا دیا ہے۔ (دیکھو شکل ج)

ج

عین اسی وقت آپ کا دایاں ہاتھ اوپر اٹھتا ہے تاکہ تماشائی رسّی کے اس حلقے کو دیکھ لیں جو آپ کی بائیں انگلی کے اوپر نکلا ہوا ہے۔ (دیکھو شکل د)

اصل میں پر رسّی کا حلقہ صرف بائیں سرے سے دو تین انچ کے فاصلہ پر بنا ہوا ہے لیکن آپ کے "لیکچر کے زور" اور "ہاتھ کی صفائی" کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسی عین نصف سے دوہری ہو کر لٹکی ہوئی ہے۔ اور بائیں ہاتھ نے صرف سرے پکڑے ہوئے ہیں۔ اب آپ خود قینچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکڑ کر حلقے میں ڈال دیں۔ (دیکھو شکل ر) اور اطمینان کے ساتھ سب کے سامنے نظر آنے والے حلقے کو شکل ر کے نشان زدہ × پر سے کاٹ دیں

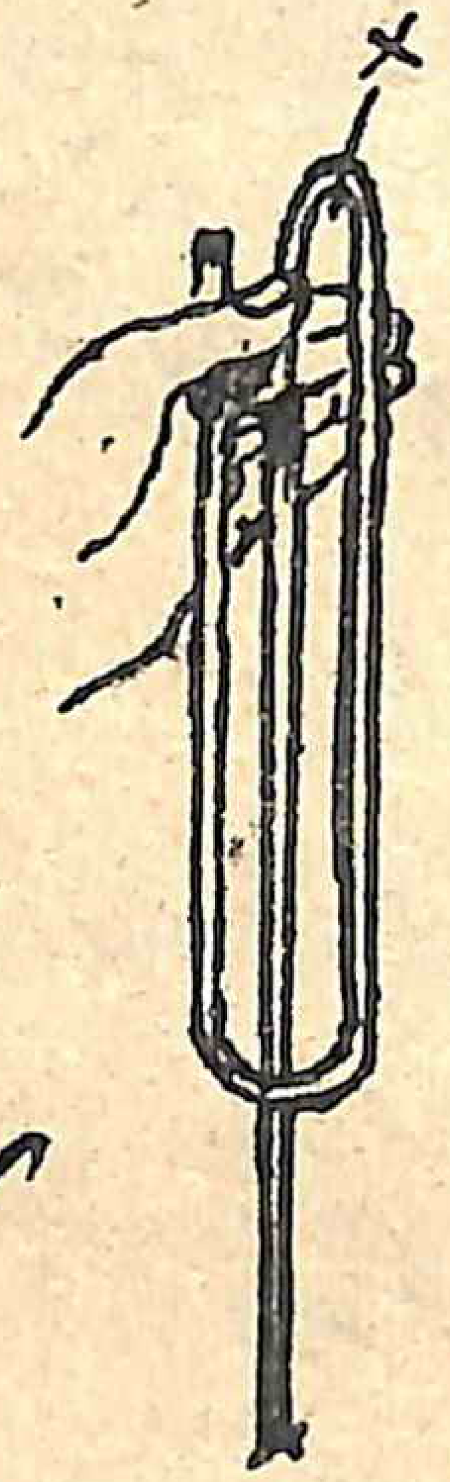

ر

اور لمبی طرف والا سرا نیچے گرا دیں۔ آپ کی اپنی طرف سے رسّی کا نظارہ شکل س سے ظاہر ہے لیکن دوسری طرف سے تماشائیوں کو رسّی کے دو ٹکڑے الگ الگ لٹکتے نظر آئیں گے۔ پھر قینچی کو ایک طرف رکھ کر مٹھی بند کر کے اوپر کے سروں میں ہلکی سی گرہ لگا دیں۔ اس طرح چھوٹی رسّی بڑی رسّی کے گرد لپٹ جائے گی لیکن تماشائیوں کے نزدیک رسّی کے بڑے ٹکڑوں کو جوڑ دیا گیا ہے۔ اگر آپ وہ جگہ جہاں پر رسّی دوہری ہوتی ہے بائیں ہتھیلی میں کامیابی سے چھپائے رکھیں گے تو دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور پہلی انگلیاں گرہ لگانے کے لئے فارغ ہوں گی۔ (دیکھو شکل ص) رسّی کے چار ٹکڑے کرنے کے لئے یہی عمل دوہرائیں

گرہیں اتنی تنگ لگائیں کہ رسّی پر سے کھسک سکیں۔ اور اس عمل کے درمیان لیکچر ذرا تیز کر دیں "رسّی کا ایک سرا یہ رہا۔ لو صاحب تم پکڑو۔ دوسرا سرا یہ ہے لو بھئی تم لے لو۔۔۔۔" اور ساتھ ہی گرہ کھسکا کر باہر نکال لیں اور فوراً پتلون کی جیب میں غائب کر دیں۔

ص

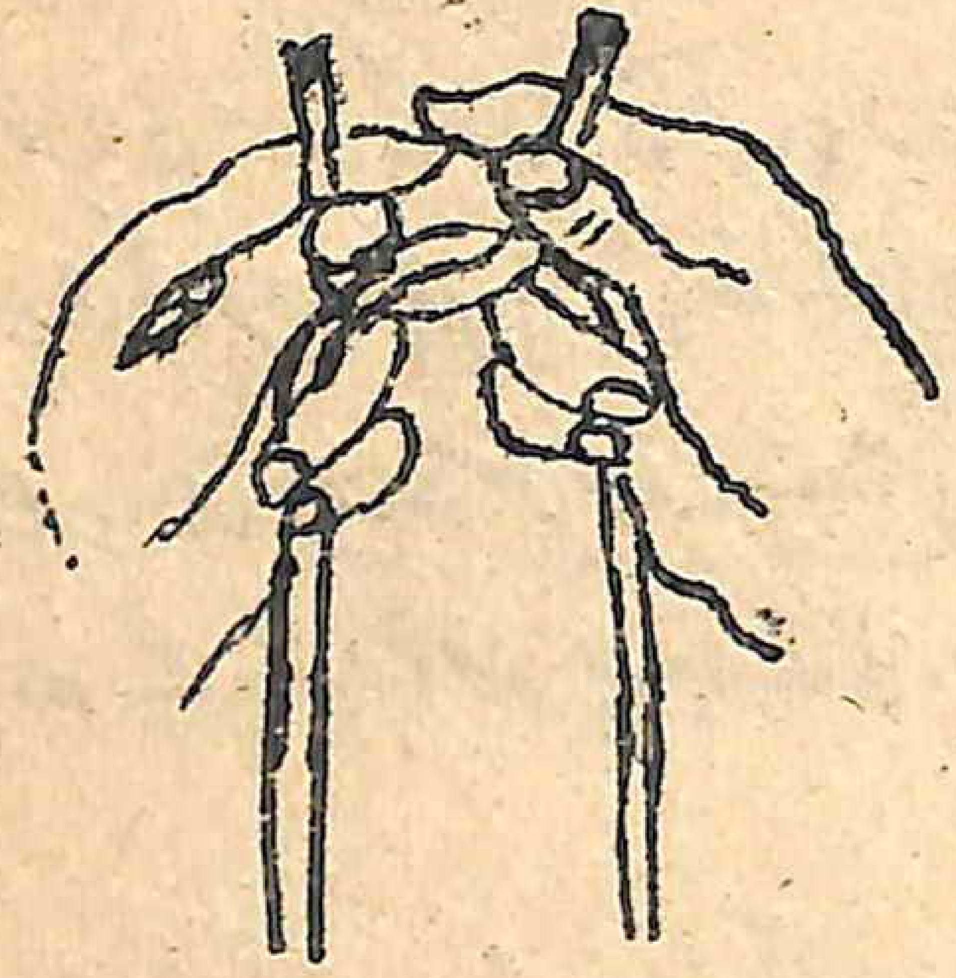

س

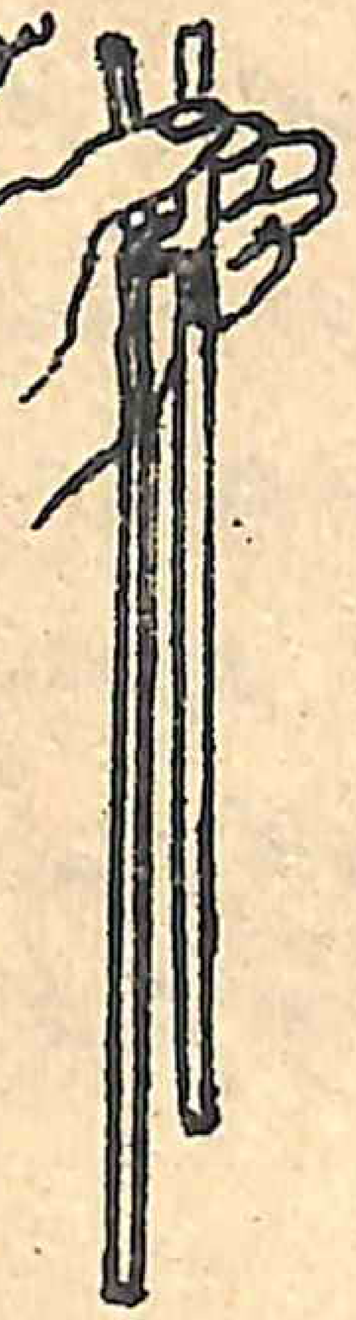

(۲)

رسّی کا دوسرا کھیل اگر صفائی اور چابک دستی سے دکھایا جائے تو اس سے بڑھ کر "آنکھوں میں دھول ڈالنے" کا محاورہ کہیں چسپاں نہیں ہوتا۔ یوں کریں کہ جب آپ کے ساتھی یا دوست کمرے میں بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہوں آپ یکدم پکار اٹھیں کہ "میں کسی رومال یا رسّی کے سرے بغیر چھوڑے اس میں گرہ لگا سکتا ہوں!" حالانکہ کوئی گرہ اس وقت تک نہیں لگ سکتی جب تک ایک نہ ایک سرا چھوڑ کر رسّی کو بل نہ دیا جائے۔ سب کو اپنی طرف متوجہ کر کے یہ تماشا دکھائیں۔ اور دیکھو بھولنا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ساتھ لیکچر بھی دینا ہے۔

۲۵ یا ۳۰ انچ لمبی رسی لیں یا ایک رومال جس کا وتر اتنا ہو اسے رسہ کی طرح لپیٹ کر بائیں سرے سے چھ انچ چھوڑ کر انگوٹھے اور پہلی انگلی سے پکڑ لیں اور دائیں سرے کو بھی اسی طرح انگوٹھے اور پہلی انگلی سے پکڑ لیں۔ اپنے بازو اپنے سامنے پھیلا دیں ہتھیلیاں اوپر ہوں۔ رومال دونوں ہاتھوں کے درمیان تنا ہو۔ اب اپنا دایاں ہاتھ حرکت میں لائیں۔ اور گھڑی کی سوئی کی طرح (↻) دائرہ بنائیں۔ پہلے اپنے بدن کی طرف۔ پھر بائیں ہاتھ کے اوپر سے، پھر نیچے۔ پھر دائیں طرف۔ اس حرکت سے آپ کی بائیں کلائی کے نیچے ایک بڑا حلقہ بن جائے گا۔ (دیکھو شکل ا)

غور سے دیکھنے پر آپ کو معلوم ہوگا کہ بائیں کلائی پر لپٹا ہوا رومال دو حلقے نمبر ۱ اور نمبر ۲ بناتا ہے۔ اب دایاں ہاتھ اپنا سرا نیچے کی طرف بدن سے پرے نمبر ۱ سے تیر کے نشان کے راستے سے گزرتا ہے۔ پھر معاً نمبر ۲ حلقے سے گزرتے ہوئے رومال کے اس حصے کو پکڑ لیتا ہے جو دائیں کلائی کے پیچھے ہے (دیکھو شکل ب)

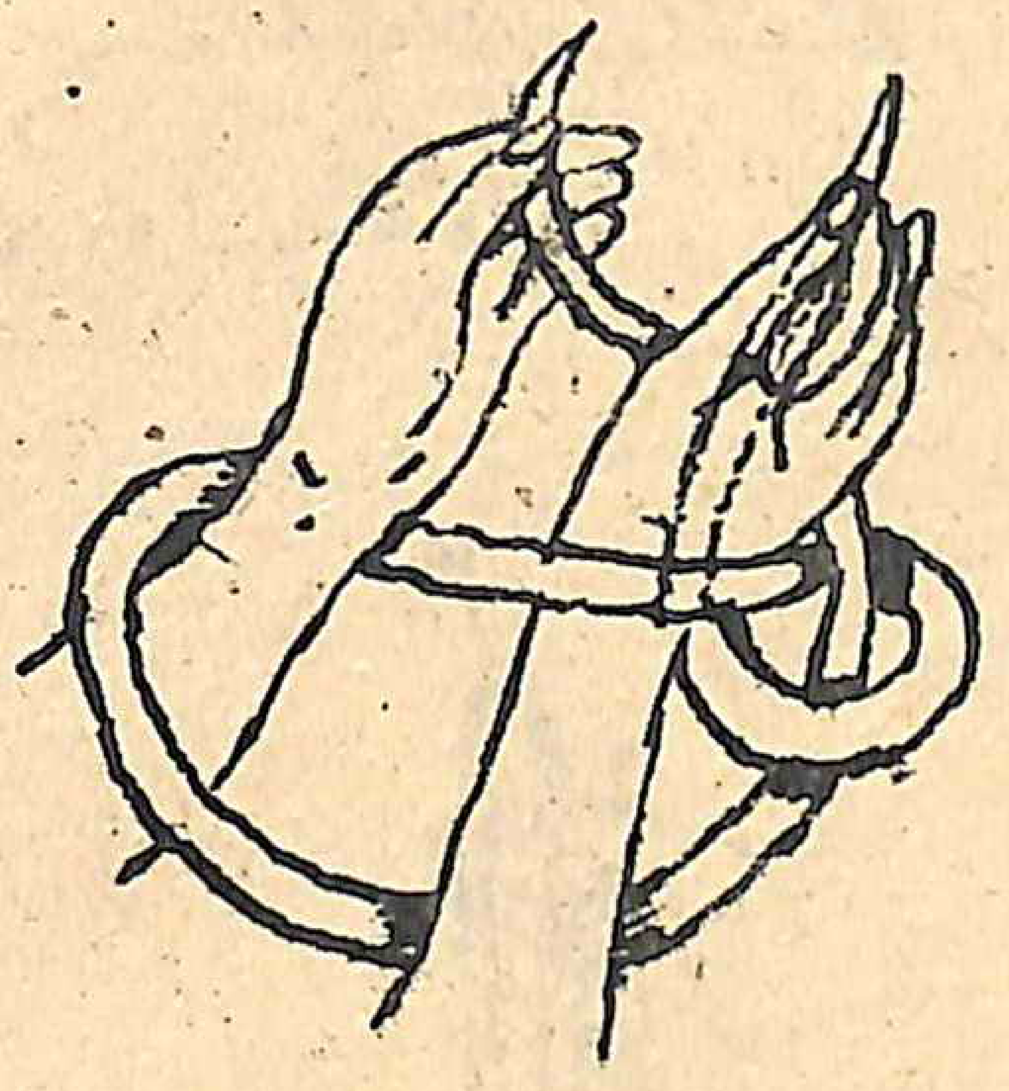

ب

اب آپ کے ہاتھ جہاں تک ممکن ہے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ دونوں سرے بدستور آپ نے پکڑے ہوئے ہیں۔ (دیکھو شکل ج)

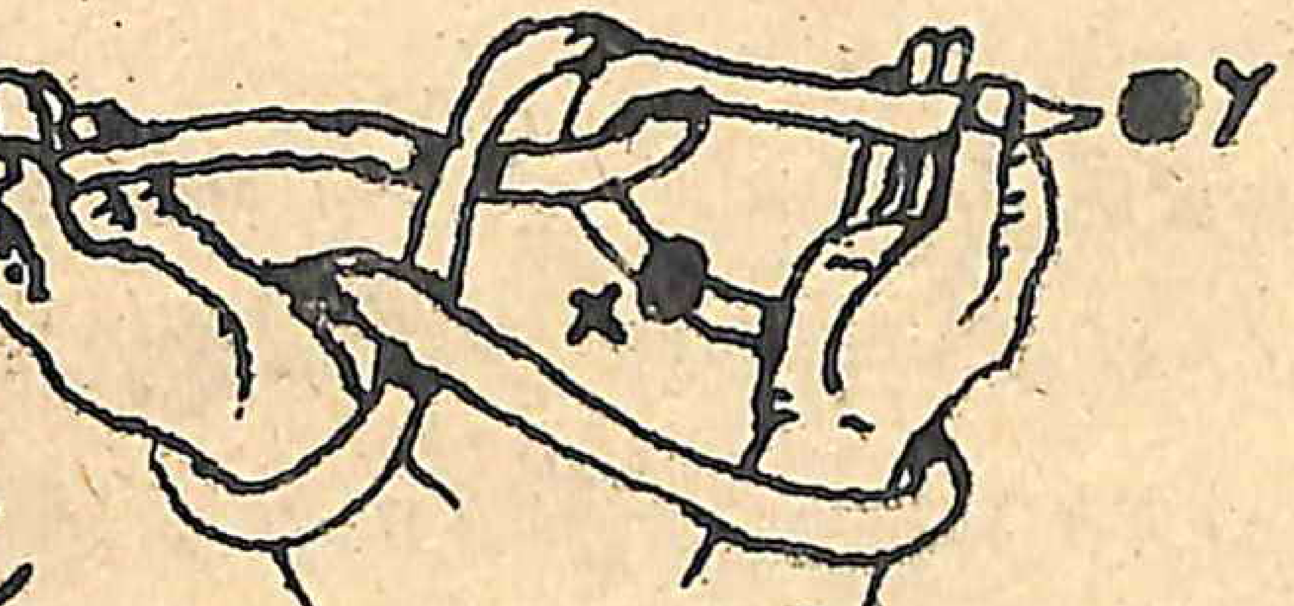

ج

دایاں

اس کے بعد آپ دونوں ہاتھ کلائیوں سے نیچے کر لیتے ہیں اور رومال کے دونوں حلقوں کو ہاتھوں کے اوپر سے جھٹکا دیتے ہیں لیکن دونوں سرے بدستور انگوٹھوں اور انگلیوں سے تھامے رکھتے ہیں ۔۔۔۔

اب اس حرکت میں آپ کی چابکدستی اور "صفائی" کام آتی ہے۔ حلقوں کو کلائیوں سے اوپر پھینکتے ہوئے اور ہاتھوں کو گھماتے ہوئے آپ ہتھیلیوں کو اوپر کر لیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ جونہی آپ کی دائیں کلائی جھکتی ہے آپ اپنی دائیں دوسری۔ تیسری اور چوتھی انگلی کی مدد سے نشان زدہ × جگہ کو پکڑ لیتے ہیں اور ساتھ ہی انگوٹھا اور پہلی انگلی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب جب ہاتھ علیحدہ ہوں گے تو رومال کے درمیان ایک گرہ پڑ جائے گی۔

آپ دائیں ہاتھ کی اس حرکت کو خواہ آہستگی سے کریں تماشائیوں کو نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ عین اس وقت دونوں ہاتھوں کی جنبش حلقوں کو کلائی سے اتار رہی ہوگی۔ اور باقی انگلیاں قدرتی طور پر اپنی جگہ ہوں گی۔ آپ کافی مشق کرنے کے بعد اپنے دوست کو یہ کرتب حرکت بہ حرکت سکھانے کی کوشش بھی کریں گے تو وہ آپ کے "ہاتھ کی صفائی" تک نہیں پہنچ سکے گا +

(باقی آئندہ)

نتیجہ مرکزی امتحانات شعبہ اطفال الاحمدیہ

۱۸ ستمبر ۱۹۶۴ء

ستارہ اطفال:-

اوّل:- عزیز احمد صاحب	ابن فتح محمد صاحب	لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور
دوم:- مبشر احمد صاحب	" مسعود احمد صاحب	کراچی
سوم:- نذیر احمد صاحب	" محمد صدیق صاحب	فیکٹری ایریا۔ ربوہ

ہلال اطفال:-

اوّل:- طارق احمد خان صاحب	ابن صالح محمد خان صاحب	لائل پور
دوم:- جاوید اقبال صاحب	" عبد الحمید صاحب	گوجرانوالہ
سوم:- خان محمد صاحب	" رفیق احمد صاحب	چک سکندر ضلع گجرات

بدر اطفال:-

اوّل:- مجیب الرحمن صاحب	ابن ملک سیف الرحمن صاحب۔	دارالصدر جنوبی۔ ربوہ
دوم:- محمد اسلم صاحب خالد	" محمد سعید صاحب	چونڈہ
سوم:- فاروق احمد صاحب	" محمد صادق صاحب	چک ۶۳ گ۔ ب۔ لائل پور

(مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رونی صورت

ہونٹوں کو کاٹتا ہے اور منہ بسورتا ہے × آنکھیں نکالتا ہے روتا ہے گھورتا ہے

دالان ہو کہ مکتب رونا ہے کام اس کا × لوگوں نے رونی صورت رکھا ہے نام اس کا

چانٹے ہی کھاتے کھاتے گزری ہے عمر ساری × ابا نے کان اینٹھے بھیا نے لات ماری

گھر بھر کی جھڑکیوں سے پڑتا ہے اسکو پالا × لیکن ادھر سے امی۔ بھاگیں ادھر سے خالہ

ہے اس کے آنسوؤں میں اک اور بھی برائی × روتا ہے یہ تو اس پر ہنستے ہیں اس کے بھائی

ہے دیکھنے کے قابل پھر اس کا سٹ پٹانا × اٹھنا مچل کے گرنا۔ اور خود کو کاٹ کھانا

اس وقت اس کی باجی کہتی ہے میرے بھائی × فوٹو اتارنے کی اصلی گھڑی اب آئی

رونے سے کتنی پیاری لگتی ہے تیری صورت × اے کاش تو بھی دیکھے یہ کامنی سی مورت

کیا حال ہو رہا ہے چہرے کا کیا بتاؤں × بہتر یہی ہے تجھ کو میں آئینہ دکھاؤں

آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی سی اک رواں ہے × رونے میں آج تیرا ثانی بھلا کہاں ہے"

باجی کی باتیں سن کر ہے خوب تلملاتا × مکے دکھا دکھا کر ہے مارنے کو آتا

ہمجولیوں میں بھی یہ بدنام ہو چکا ہے
رونے کا اس کے چرچا اب عام ہو چکا ہے

(رفیق احمد خان ـــ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں شروع ہوا۔ پروگرام شروع ہونے سے قبل مکرم مہتمم صاحب اطفال نے مقام اجتماع کا معائنہ کیا۔ مقام اجتماع کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ رحمت اور صدر دو بلاک ربوہ کے تھے اور کریم بلاک میں سرگودھا ڈویژن بمعہ سندھ اور کراچی، اور نور بلاک میں لاہور ڈویژن اور راولپنڈی اور پشاور کے اطفال شامل تھے امسال اجتماع میں اکاون مجالس شریک ہوئیں جبکہ گزشتہ سال ۳۵ مجالس شامل ہوئی تھیں۔ اسی طرح امسال ربوہ کے ۱۹۰۰ اطفال گزشتہ سال کے ۱۲۸۰ اطفال کے مقابلہ میں اور بیرونی مجالس سے آنیوالے اطفال سال گزشتہ کے ۳۷۰ اطفال کی بجائے ۶۱۲ کی تعداد میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ۔ اللّٰھم زد فزد۔

امسال چونکہ چارٹس کا مقابلہ بھی رکھا گیا تھا اسلئے بعض مجالس نے نہایت عمدہ اور سبق آموز تربیتی چارٹس تیار کر کے اپنے اپنے بلاک میں آویزاں کئے ہوئے تھے تاہم چونکہ پہلی بار یہ مقابلہ کروایا گیا تھا۔ اس وجہ سے اکثر مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ امید ہے کہ آئندہ سال تمام مجالس اس مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی۔

پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس ٹھیک ساڑھے دس بجے قبل دوپہر زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم مہتمم صاحب اطفال نے گزشتہ سال کی کارروائی پر مختصر مگر جامع رپورٹ پیش کی۔

امسال مرکز کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کے آخری امتحان بدر اطفال میں کامیاب ہونیوالے اطفال کے لئے تمغے تیار کروائے گئے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر ہماری درخواست پر حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے امتحان مذکورہ میں اوّل آنیوالے ہونہار طفل عزیز ملک مجیب الرحمٰن ابن مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے دست مبارک سے تمغہ لگایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز موصوف اور اس کے والدین کے لئے باعث صد خیر و برکت بنائے آمین۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہر سال سب سے اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے طفل کو اس موقعہ پر بیج لگایا جایا کرے گا۔ بدر اطفال کا امتحان پاس کرنے والے تمام اطفال کو دوسرے دن بیج لگائے گئے۔

بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے چالیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منٹ تک اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مَیں جب بھی کسی احمدی بچہ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے خدا تعالیٰ کے وہ وعدے آجاتے ہیں جو اس نے حضرت مسیح پاکؑ سے کئے تھے۔ اور مَیں سوچنے لگتا ہوں کہ خدا جانے یہ بچہ کس وعدہ کو پورا کرنے کا موجب ہوگا۔ نیز یہ کہ ان وعدوں کے نتیجہ میں ہم پر ان بچوں کی تربیت کی کس قدر اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔"

یہ الفاظ تمام والدین، مربیان اور تمام بڑوں کیلئے قابلِ غور ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اس قومی امانت کی صحیح رنگ میں حفاظت کریں۔ اطفال کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ اگر وہ اپنی مجالس میں اطفال الاحمدیہ کے تمام پروگراموں میں پورا پورا حصہ لیں تو یہی امر ان کی بہترین تربیت کا باعث ہوگا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اطفال کو نہایت ہی بیش بہا نصائح فرمادیں۔ آپ نے اطفال کو دین کی باتیں سیکھنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آپ نے اس موقعہ پر اطفال سے اس بات کا عہد لیا کہ آئندہ ہر بچہ کم از کم پانچ بچوں میں دینی باتوں کے سیکھنے کا شوق پیدا کرے گا۔

عزیز بچو! آپ کو علم ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "عِدَةُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ" یعنی مومن کا وعدہ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کسی چیز کو ہاتھ میں پکڑا ہوا ہو۔ پس اب آپ کا فرض ہے کہ آپ سب اس وعدہ کو کما حقہ، پورا کریں تاکہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور بھی سرخرو ہو سکیں اور آئندہ سال ہماری سالانہ کارکردگی یہ عظیم الشان خبر بھی دے رہی ہو کہ وہ عہد جو ہم نے کیا تھا اسے پورا کر دکھایا۔

آخر میں آپ نے اطفال کو بتایا کہ "آپ احمدی بچے ہیں اور حضرت احمد قادیانیؑ کے پیرو ہیں اس لئے آپ کو اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچاننا چاہیئے اور باقی بچوں کی طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ وہ بچے ہیں جن کا مقابلہ دنیا میں کوئی بچہ نہیں کر سکتا۔" حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے چند کلمات کہے اور آپ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

شام کو کھیلوں کا پروگرام تھا۔ فٹ بال معیار اوّل و دوئم کے چار چار مقابلے اور کبڈی معیار اوّل کے چار اور معیار دوم کا ایک مقابلہ ہوا۔ خدا کے فضل سے دورانِ اجتماع تمام کھیلوں میں اطفال نے من حیث المجموع نظم و ضبط کا اعلیٰ مظاہرہ کیا۔ کھیلوں کا معیار بھی گزشتہ سال کی نسبت بہتر تھا۔

امسال علمی مقابلہ جات یہ تھے۔ تلاوت۔ نظم۔ تقریر۔ اذان، عام دینی معلومات سوال و جواب، پیغام رسانی، پرچہ عام دینی معلومات، مضمون نویسی، مقابلہ اشعار اور مشاہدہ و معائنہ۔ ان کے علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سال چند نئے مقابلے مقابلہ تربیتی چارٹس، نمونہ عمدہ اخلاق، نغمۂ اطفال اور فی البدیہہ تقریر کے بھی کروائے گئے۔ تلاوت نظم اور تقریر کا مقابلہ ٹیم کی صورت میں کروایا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ ایک موضوع کے متعلق قرآن کریم کی آیات تلاوت کی جائیں۔ اسی مضمون کی مناسبت سے نظم اور تقاریر بھی پیش کی جائیں۔ (انعامات حاصل کرنیوالوں کی فہرست تشحیذ میں الگ شائع ہو رہی ہے)

بچوں کے شوق کے پیش نظر انہیں غیر ممالک میں احمدی مبلّغین کی تبلیغی مساعی کے حالات متحرک تصاویر کے ذریعہ دکھائے گئے۔ اجتماع کے بعض اہم اجلاسوں کی روئداد یہ ہے:-

نائب صدر صاحب کی تقریر

محترم نائب صدر صاحب نے بچوں کو سچ بولنے کی تلقین فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات اور حضرت سیّد عبدالقادر صاحب جیلانیؒ کی زندگی کے واقعات پیش کر کے بچوں کو سچ بولنے کی نصیحت کی۔ اور سچ کے فوائد نہایت ہی آسان پیرایہ میں بچوں کے ذہن نشین کروائے۔

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال اوّل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دلچسپ اور ایمان افروز روایات سنائیں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ بچوں سے کس قدر محبت کرتے تھے اور کس قدر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ اور آپؑ کو ان نونہالوں کی تربیت کا کس حد تک خیال رہتا تھا۔ جملہ احباب جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی اطفال کی تربیت کا خاص اہتمام کریں۔ اس سے ایک تو آئندہ نسل کی اصلاح ہوگی اور دوسرے اس فعل سے ہمارا خدا راضی ہوگا۔

تقریر صدر صاحب خدام الاحمدیہ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی بچوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اطفال کو اپنے اندر بلند ہمتی اور اولوالعزمی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا عزیزو! آپ کی عمر صرف کھیل کود کی عمر نہیں بلکہ آپ نے خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ آپ نے سعد اور معاذ و معوّذ بن کر دکھانا ہے۔ وہ خوش بخت آپ کے ہم عمر ہی تو تھے جنہوں نے امام الکفر ابوجہل کو مار گرایا تھا۔ آپ اس قوم کا حصہ ہیں جس قوم کے بچوں نے یہ عمر کھیل کود میں ضائع نہیں کی بلکہ اس عمر میں انہوں نے وہ وہ کام کر دکھائے ہیں جو بڑوں کے لئے بھی موجبِ رشک ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مہتمم صاحب اطفال نے اطفال سے یہ سوال کیا کہ آپ نے پہلے بچوں کے ایمان افروز واقعات سن لئے ہیں اور یہ بھی سن لیا ہے کہ ان بچوں نے کس طرح دین کی خدمت کی۔ اب آپ بتائیں کہ آپ میں سے کس کس کا ارادہ ہے کہ وہ بھی ان عظیم الشان بچوں کی طرح اپنی زندگی دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی خاطر وقف کرے گا؟ اس پر تمام اطفال نے نہایت جوش سے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ اور ہر ایک نے پکار پکار کر کہا کہ میں اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کی خاطر اپنی زندگی وقف کروں گا۔ میں احمدیت کا مجاہد بنوں گا۔

عزیزو! ہمیں امید ہے کہ آپ کا یہ جوش عارضی ثابت نہیں ہوگا۔ آپ کو اپنے اس وعدہ کی لاج رکھنی ہے کہ آپ سب بستانِ احمد کی عنادل بنیں گے اسلام اور احمدیت کو سارے جہان میں پھیلائیں گے اور دنیاوی جاہ و عظمت کی جگہ خدا کے کوچہ کی گدائی میں خوشی محسوس کریں گے۔ میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک الفاظ میں ہی آپ کا فرض یاد دلاتے ہوئے کہتا ہوں ؎

"احمدی اُٹھ کہ وقتِ خدمت ہے
یاد کرتا ہے تجھے ربِّ عباد
خدمتِ دیں ہوئی تیرے سپرد
دُور کرنا ہے تُو نے شرّ و فساد
تجھ پہ ہے فرض نصرتِ اسلام
تجھ پہ واجب ہے دعوتِ ارشاد

دعا کے بعد ہمارا یہ آخری اجلاس برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے لئے یہ نیا سال بہت ترقیوں، برکتوں اور رحمتوں کا موجب بنے۔

آمین

فاستبقوا الخیرات

نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

عَلَمِ انعامی اطفال الاحمدیہ

مجالس اطفال الاحمدیہ میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے گزشتہ سال عَلَمِ انعامی اطفال الاحمدیہ کا اجراء کیا گیا تھا جو سال بھر بہترین کام کرنیوالی مجلس کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دیا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ طریق بہت سی شہری اور دیہاتی مجالس میں نہ صرف بیداری پیدا کرنے کا باعث بنا ہے بلکہ مجالس کے کارکن دوسری مجالس کے اچھے کاموں کی تقلید بھی کرنے لگ گئے ہیں اور وہ نیک کاموں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔

۱۹۶۳-۶۴ء کی ماہوار اور سالانہ رپورٹوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل نتیجہ مرتب کیا گیا ہے:

کل نمبر ۲۰۰ تھے جنکی تفصیل درج ذیل ہے:-

۱۔ شعبہ عمومی ۴۰ نمبر ۲۔ شعبہ مال ۴۰ نمبر ۳۔ شعبہ تعلیم و تربیت ۴۰ نمبر ۴۔ شعبہ صحتِ جسمانی ۳۰ نمبر۔ ۵۔ متفرق ۲۰ نمبر ۶۔ خاص کام ۱۰ نمبر ۷۔ مرکز کی ماتحتی ۲۰ نمبر

اوّل:- مجلس سیالکوٹ دوم:- مجلس لائل پور

سوم:- کراچی اور لاٹھیاں والا (ضلع لائل پور)

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست پر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں عَلَمِ انعامی اطفال الاحمدیہ مکرم مبشر احمد صاحب پال ناظم اطفال سیالکوٹ کو انکے قائد مجلس مکرم خواجہ حمید اسلم صاحب کی موجودگی میں دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عَلَمِ انعامی کا دوبارہ حاصل کرنا مبارک کرے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برف پوش پہاڑوں کی سرزمین

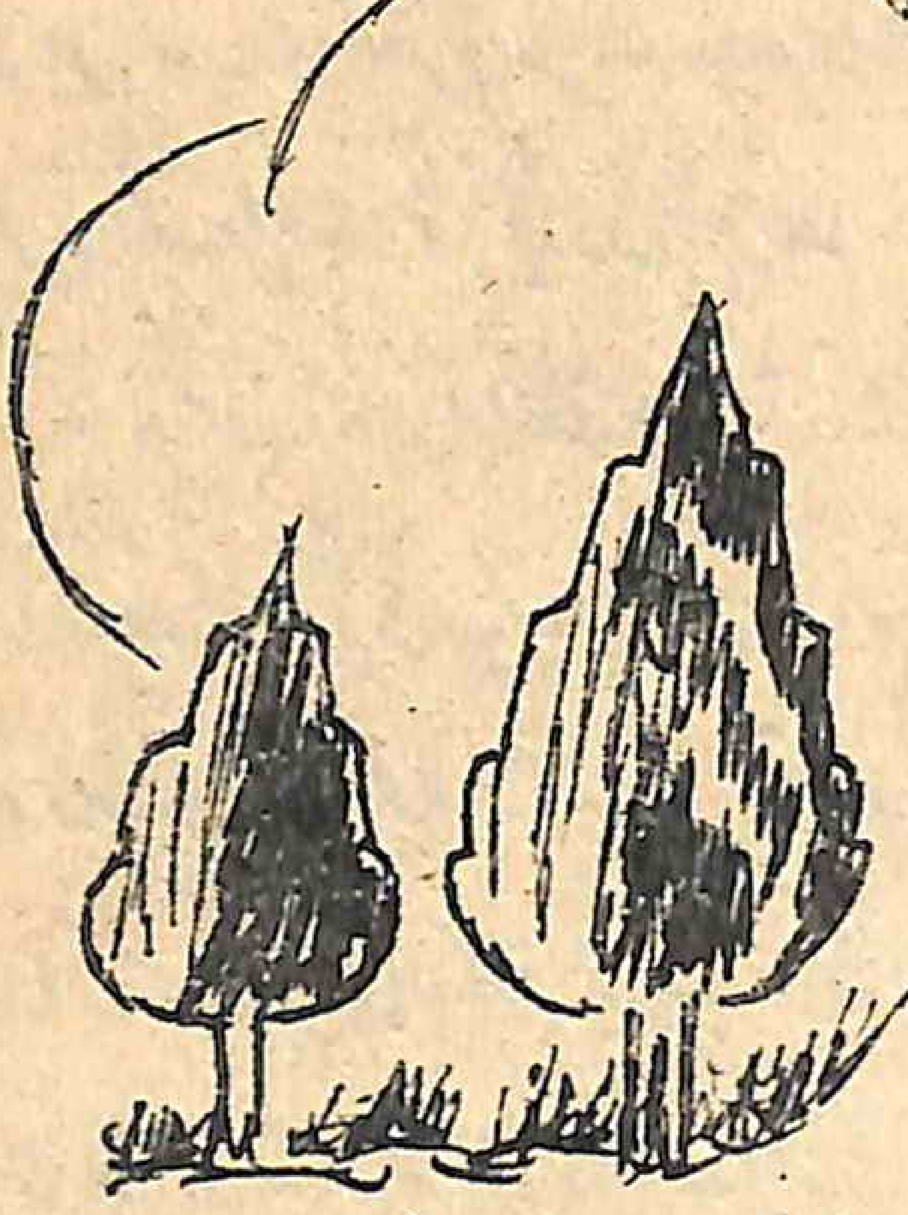

گلگت و ہنزہ کی سیر

قسط اوّل

نصر اللہ خاں ناصر
جامعہ احمدیہ ربوہ

۷ر جولائی کو ۱½ بجے ہماری ہائیکنگ پارٹی نے راولپنڈی کے ہوائی مستقر سے پرواز کی۔ چند ہی منٹوں بعد ہمارا ڈیکوٹا طیارہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے اوپر پرواز کرتا ہوا عازمِ گلگت ہُوا۔ جونہی سامنے پہاڑ نظر آنے لگے تو ہوائی جہاز اور بھی بلند ہونے لگا۔ بڑی بڑی کوٹھیاں کھلونوں کی مانند اور کشادہ سڑکیں لکیروں کی مانند نظر آ رہی تھیں۔ اب درجہ حرارت میں بھی خاصی کمی واقعہ ہو گئی تھی جبکہ ہم تھوڑی دیر پہلے پسینے میں شرابور تھے اب ٹھنڈک محسوس ہونے لگی۔

ہمارا طیارہ مری اور ایبٹ آباد کو اپنے پہلوؤں میں چھوڑتا ہُوا وادئ کاغان پر پرواز کرنے لگا۔ ہم دریائے کنہار کے اوپر جا رہے تھے کہیں کہیں بکھرے ہوئے مکانات نظر آتے۔ روئی کے گالوں کی مانند بادلوں کو چیرتا ہُوا ہمارا طیارہ جھیل لولوسر (جھیٹی داس) کے اوپر سے گزرا۔ ایک گھنٹہ کے بعد بابوسر کی برفانی گزرگاہ سامنے نظر آنے لگی۔ طیارہ اور بھی بلند ہوتا گیا اور پھر برف پوش پہاڑ کے قریب سے گزرتا ہُوا گلگت کے علاقہ میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں چلاس کے قریب دریائے سندھ کی تنگ اور خطرناک گھاٹی پر پرواز کرنے لگا۔ تقریباً اڑھائی سَو میل کا فضائی سفر ایک گھنٹہ ۲۹ منٹ میں طے کر کے ہمارا طیارہ گلگت کے ائیرپورٹ پر اُترا۔ محکمہ فضائیہ کا عملہ اور مزدور لپک کر ہماری طرف آئے اور ہمیں انتظار گاہ میں پہنچا دیا گیا۔

گلگت اور ہنزہ مغربی پاکستان کے شمال مغرب میں ۳۵° اور ۳۸° عرض بلد اور ۷۳° تا ۷۵° طول بلد کے درمیان واقع ہے۔ اس کے شمال میں سُرخ چین کا صوبہ سنکیانگ اور روس کا علاقہ ہے۔ مغرب میں چترال اور افغانستان مشرق میں لداخ۔ تبت۔ اور جنوب مشرق میں مقبوضہ کشمیر کا علاقہ ہے۔ اس علاقہ میں کوہ قراقرم اور شمال مغربی حصہ میں کوہ ہندوکش کے پہاڑ ہیں۔

تاریخی پسِ منظر

گلگت اس علاقہ کا سب سے بڑا شہر ہے پُرانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ میں جب کاشغر کی طرف سے قافلے آتے جاتے تھے تو یہ ایک بہت بڑا تجارتی شہر تھا۔ اشوک کے زمانہ میں بدھ مذہب کا مرکز تھا۔ اس زمانہ کے بعض کتبے اور مہاتما بدھ کی مورتی ایک چٹان پر اب بھی موجود ہیں۔ مشہور سیاح مارکوپولو چین جاتے ہوئے یہاں بھی قیام پذیر رہا تھا۔ اس نے یہاں کے تہذیب و تمدن کا گہرا مطالعہ کیا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ ۱۹۴۷ء میں جب وطنِ عزیز نے آزادی کا سانس لیا تو یہاں پر مہاراجہ ہری سنگھ کا گورنر گنسارا سنگھ تھا۔ اس علاقہ کے باشندوں نے بابر خاں کی قیادت میں ڈوگرہ فوج پر شب خون مارا اور ڈوگرہ فوج کے کثیر حصّہ کو تہ تیغ کیا۔ یہ دیکھ کر گنسارا سنگھ بھاگ گیا۔ مجاہدین نے پیش قدمی جاری رکھی اور دشمن سے سارا علاقہ خالی کروا لیا۔ بانڈی پور کا معرکہ سب سے زیادہ نافع ثابت ہوا۔ اس معرکہ میں ہندوستانی جنرل کریاپا کو شکست کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ مجاہدین بڑی سُرعت سے بڑھتے جا رہے تھے کہ پاکستان کو اقوامِ متحدہ کی ہدایت پر جنگ بندی کا اعلان کرنا پڑا۔

گلگت شمال مغرب کی طرف سے آنے والے دریائے گلگت کے کنارے آباد ہے جو کہ دریائے سندھ میں جا کر ملتا ہے۔ گلگت سطحِ سمندر سے ۴۷۰۰ فٹ بلند ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ ۹۰ فارن ہیٹ اور سردیوں میں ۴۰ فارن ہیٹ ہوتا ہے۔ دریا کے کنارے قابلِ دید سیرگاہ چنار باغ ہے جو گلگت کی واحد تفریح گاہ ہے۔ اسی باغ میں جنگِ آزادی

کے شہداء کی یادگار بنائی گئی ہے۔ ایک خوبصورت مخروطی ستون پر ۱۰۹ شہداء کے اسماء کندہ ہیں جو گلگت، ہنزہ، یٰسین، نگر اور چِلاّس سے تعلق رکھتے ہیں۔ گلگت کے قریب کرغہ نالہ بہتا ہے۔ ٹراؤٹ قسم کی لذیذ ترین مچھلی یہاں پائی جاتی ہے۔ اس نالہ پر ایک ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ بھی زیرِ غور ہے۔ گلگت کے اردگرد میلوں میل نہایت خوبصورت باغات ہیں۔ پستہ، چلغوزہ، اخروٹ، بادام، زعفران، سیب، کشمش، خوبانی، انگور اور آڑو یہاں کی خاص پیداوار ہیں۔ اس علاقہ کا زیرا نافہ اور سلاجیت بھی بہت مشہور ہے۔ (باقی)

احمدی بچو!

خدا رکھے تمہیں بچو۔ سراپا جوش ہو جاؤ

اگر تم احمدی ہو احمدیت کوش ہو جاؤ

کرو شیروں کو شرمندہ بوقتِ امتحاں لیکن

جہاں ہو احتمالِ شر۔ وہاں خرگوش ہو جاؤ

(حسن رہتاسی مرحوم)

(مرسلہ: - ناصر احمد صدیقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادوں کے دریچے

رضیہ خانم
نیا بازار قصور

یکم جولائی کی وہ صبح آج بھی میری آنکھوں کے سامنے گھوم جاتی ہے جس دن میرے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہوا۔ نیلے آسمان پر ہلکے ہلکے سفید بادلوں کے ٹکڑے تیر رہے تھے اور ہوا ان بادلوں کے دوش پر سوار عجیب کیف پیدا کر رہی تھی۔ میں بے حد مسرور اسی دریچہ میں کھڑی اپنے مستقبل اور کالج کی پُرکیف زندگی کے متعلق سوچ رہی تھی۔ دوسرے دن کالج کے داخلے کھلے اور میں داخلہ لینے کے لئے کالج کی طرف چل دی۔ کالج کی پُرسکون فضا میں بہت سی نئی لڑکیوں کے ساتھ تعارف ہوا۔ اور پھر ان سب کے ساتھ میں بھی داخلے کا کام مکمل کر کے گھر واپس لوٹ آئی۔

دوسرے روز کالج میں کلاسیں لگنی تھیں اس لئے میں بھی مقررہ وقت پر کالج پہنچ گئی۔ سب لڑکیوں سے ملاقات کرنے کے بعد کونے میں بیٹھی ہوئی ایک سنجیدہ اور معصوم لڑکی پر میری نظریں ٹھٹھک گئیں۔ وہ سب لڑکیوں سے علیحدہ خاموش بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر خاص معصومیت تھی ...... چہرے کی اس معصومیت میں وقار پنہاں تھا۔ اور وہ حقیقتاً ایک بلند شخصیت کی مالک معلوم ہوتی تھی۔ جب میں نے دو ایک بار اسکی طرف غور سے دیکھا تو وہ مُسکرا دی۔ اس کی اس مسکراہٹ میں کشش اور مٹھاس تھی۔ میں نے لڑکیوں سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس لڑکی کا تعارف مجھ سے کروایا تب مجھے پتہ چلا کہ وہ کراچی سے آئی ہے اور اس کا نام روبی ہے۔ اس تعارف کے بعد ہم اکثر آپس میں ملتیں اور کافی دیر تک باتیں کرتی رہتیں۔ اس طرح ہم ایک دوسرے کے بہت قریب ہو گئیں اور آہستہ آہستہ اس قرب نے ہمیں دوستی کے پاکیزہ رشتہ میں منسلک کر دیا۔ اب ہم ہر کام اکٹھی کرتیں۔ پڑھنے لکھنے کے علاوہ ہر کام میں ایک دوسرے کی ہمدرد ثابت ہوتیں اور ایک دوسرے کی ذرا سی تکلیف پر بھی تڑپ اُٹھتیں۔ وہ اکثر ہمارے گھر آتی اور ...... ہم گھنٹوں اس خوبصورت دریچہ میں کھڑی ہو کر پائیں باغ کے دلکش مناظر دیکھا کرتیں۔ مگر ....

... وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ کالج کی چند حاسد لڑکیوں نے روبی کے معصوم اور پاکیزہ دل کو بہکا کر مجھ سے دُور بہت دُور کر دیا۔ وہی روبی جو ایک پل بھی مجھ سے علیحدہ رہنا نہیں چاہتی تھی اب میرے اس قدر نزدیک ہوتے ہوئے بھی مجھ سے کوسوں دُور تھی۔ میرے اور روبی کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج حائل ہو گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سب حالات دیکھ کر مجھے دلی صدمہ ہوا۔ مَیں اپنے خدا کے حضور معصوم روبی کی بہتری اور ان شریر لڑکیوں سے محفوظ رکھنے کی دعائیں مانگتی۔ ان لڑکیوں کی خراب صحبت سے متأثر ہو کر روبی نے کئی مرتبہ مجھے تنگ بھی کیا۔ مگر ۔ ۔ ۔ پھر بھی کبھی کبھی میرے لاشعور میں چھپی ہوئی پاکیزہ محبّت اس کی بہتری کے لئے دعا کرنے پر مجبور کر دیتی اور مَیں نہایت خلوص سے اپنے آقا کے حضور دعا کرتی کہ "اچھے اللہ روبی کو بُری صحبت سے بچائیے اور اسے پھر سے وہی پاکیزہ اور معصوم دل عطا فرمائیے"۔

آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا اور اب امتحانات بھی قریب آ گئے تھے اس لئے مَیں اب پوری طرح پڑھائی میں مشغول ہو گئی۔ ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اب میرے دل کو اعلیٰ کامیابی کا شوق تھا۔ آخر کار امتحان شروع ہؤا اور مَیں بفضلِ خدا بڑے اچھے پیپرز کر کے امتحان سے فارغ ہو گئی۔ اب وقت خالی تھا۔ نتیجہ کے انتظار کے ساتھ ساتھ جب بھی مَیں اس دریچہ میں کھڑی ہوتی پائیں باغ کی ہر چیز میں روبی کی چھپی ہوئی محبّت بلند آواز میں مجھے پکارنے لگتی۔ اور ۔ ۔ ۔ مَیں چند پاکیزہ آنسوؤں اور پُر خلوص دُعاؤں کے مانگنے کے سوا اور کچھ بھی نہ کر سکتی۔ آخر ۔ ۔ ۔ نتیجہ نکل آیا۔ مَیں بفضلِ خدا نہایت ہی اچھے نمبر لے کر کامیاب ہو گئی۔ دوسرے دن مَیں کالج گئی۔ اور تمام لڑکیوں کو معلوم ہو گیا کہ مَیں اب بی۔اے میں داخلہ لینے کے لئے لاہور جا رہی ہوں۔ مجھ سے بظاہر لاتعلقی ظاہر کرنے پر بھی روبی کے لاشعور میں چھپی ہوئی محبّت جاگ اٹھی اور وہ اس خبر پر بُری طرح چونک اٹھی۔ مَیں

سب لڑکیوں سے الوداعی سلام لے کر گھر کی طرف روانہ ہو گئی لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ روبی ایک ہی جگہ گُم سُم کھڑی تھی۔ اسکے چہرے پر اُداسی چھا گئی تھی اور آنکھیں پُرنم۔ مَیں نے ایک دفعہ پلٹ کر بھرپور نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور پھر خیالات کے تانوں بانوں میں اُلجھتی اور سُلجھاتی گھر پہنچ گئی۔ دوسری صبح جب مَیں نیند سے بیدار ہوئی تو اسی خوبصورت دریچہ میں کھڑی دلچسپ نظروں سے اپنی پیاری اور مانوس چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔ آج موسم بالکل ویسا ہی خوشگوار اور پیارا تھا جس دن مَیں پہلی دفعہ روبی سے ملی تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی ایک مرتبہ پھر روبی کی معصوم صورت میری آنکھوں کے سامنے گھوم گئی اور مَیں ۔ ۔ ۔

چند لمحوں کے لئے اپنے اسی پاکیزہ ماضی کی یادوں میں کھو گئی۔ مَیں اپنے انہی تصوّرات میں محو تھی کہ اچانک آہٹ نے میرے خیالات کے محلات کو مسمار کر دیا۔ مَیں نے چونک کر مُڑ کے دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئی کہ وہ روبی تھی۔ اسنے آگے بڑھ کر مجھے گلے لگا لیا اور اپنی گزشتہ بھول کی معافی مانگ لی۔ اس طرح اسکے آنسوؤں کے پاکیزہ پانی نے دو دلوں کو پھر سے صاف کر دیا اور ایسے میری پُرخلوص دعاؤں نے میری کھوئی ہوئی سہیلی کو ایک مرتبہ پھر ملا دیا۔

اس کے بعد روبی نے اپنے ابّو سے کہہ کر اسی کالج میں داخلہ لے لیا جس میں داخلہ لے رہی تھی۔ اور آج ہم اکٹھی ایک ہی کالج میں پڑھتی ہیں اور یہ تعلیم کا سُنہری اور قیمتی زمانہ نہایت پُرسکون اور پُرکیف طریقہ سے گزار رہی ہیں مگر جس وقت بھی ان یادوں کی طرف لوٹتی ہوں تو ماضی کے تمام واقعات متحرک تصاویر کی طرح میری آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں اور میرے ذہن پر ہمیشہ کے لئے نقش ثبت کر جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

دنیائے احمدیت کی خبریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ماہِ اکتوبر کے دوران سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت نسبتاً بہتر رہی۔ عموماً دن کا وقت بھی اچھا گزر جاتا رہا اور رات کو بھی نیند آجاتی رہی لیکن کبھی کبھی بے چینی اور ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی جس کی وجہ سے رات کو نیند میں خلل پڑ جاتا رہا۔ اس ماہ حضور اطال اللہ بقاءہ نے ۸۱ احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا۔ عزیز بچو! اپنے محسن اور پیارے آقا کی صحت یابی کے لئے اپنی دعاؤں کو بہت بڑھا دو تا شافی خدا ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خدام، اطفال اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات

۲۳ تا ۲۵ اکتوبر ربوہ میں خدام، اطفال اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے۔ ان دنوں ربوہ میں خوب رونق رہی۔ خدام کے اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک مؤثر خطاب سے فرمایا جس میں آپ نے نوجوانوں کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کو پھیلا دیں۔ اجتماع کے تینوں روز خدام کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اپنے اپنے معیار کے مطابق خدام نے ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قرآن مجید، احادیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس ہوئے نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت مولوی فضل الدین صاحب نے ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نہایت ایمان افروز حالات بیان کئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تلقینِ عمل کے پروگرام کے ماتحت خدام سے خطاب فرمایا اور انہیں نیکی اور تقویٰ کی راہوں پہ پوری طرح قدم مارنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماع کے دوران مجلسِ شوریٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تین اجلاس منعقد ہوئے جن میں اہم امور پر مشورے کئے گئے اور نئے سال کا بجٹ منظور کیا گیا۔ اسی مجلس شوریٰ میں صدر کا انتخاب بھی ہوا۔ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ہی مزید دو سال کے لئے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ اجتماع کے آخری روز انعامات اور سندات تقسیم ہوئیں۔ اور بالآخر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے ایک بہت ایمان افروز خطاب اور پُر سوز اجتماعی دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا۔ محترم صدر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے اور خدمتِ اسلام کا فریضہ احسن طور پر بجا لانے کی طرف توجہ دلائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ تئیسواں اجتماع تھا اور اس میں پاکستان کی دو صد سے زائد مجالس کے دو ہزار آٹھ سو سترہ خدام نے شرکت کی۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجتماع کا افتتاح محترمہ سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے خطاب سے فرمایا۔ آپ نے احمدی مستورات کو صحابیات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماع کے ایام میں مختلف اہم موضوعات پر تقاریر کے علاوہ قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس بھی ہوئے جن میں ممبرات نے ذوق و شوق سے حصّہ لیا۔ پروگرام کا نہایت ہی اہم حصّہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر نہایت ایمان افروز مضمون تھا کہ جسے محترمہ سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس مضمون میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سیّدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کو واقعات کی روشنی میں عمدگی کے ساتھ واضح فرمایا تھا۔

اجتماع کا اختتام محترمہ سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ کے ایک مؤثر خطاب سے ہوا۔ اس اجتماع میں تقریباً پچاس مقامات کی لجنات اور ناصرات کی قریباً ساڑھے چار صد ممبرات نے شرکت کی۔ اس دفعہ ناصرات کا اجتماع پہلی مرتبہ الگ نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوا۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع کی تفصیلی رپورٹ اسی شمارہ میں علیحدہ شائع ہو رہی ہے۔

مبلّغینِ اسلام کی آمد و روانگی

۱۱۔ اکتوبر کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ مبلّغ ہالینڈ مکرم چوہدری صلاح الدین خانصاحب بنگالی ہالینڈ میں تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے۔ آپ مکرم چوہدری عبد الرحمن خانصاحب بنگالی مبلّغ انچارج امریکہ مشن کے صاحبزادے ہیں۔

بیرونی ممالک میں تشریف لے جانے والے مبلّغین مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل اور مکرم محمد بشیر صاحب شاد ہیں۔ مکرم اکمل صاحب ۶۔ اکتوبر کو ہالینڈ کے لئے اور مکرم شاد صاحب ۲۹۔ اکتوبر کو نائیجیریا کے لئے روانہ ہوئے سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے ان ہر دو مبلّغین کرام کو پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ زندگی کا اعزاز

ماہِ اکتوبر کے دوران ربوہ میں واقفینِ زندگی کے اعزاز میں مختلف تقاریب کا اہتمام ہوتا رہا۔ ان تقاریب میں بیرون پاکستان فریضۂ تبلیغ بجا لا کر واپس آنیوالے مبلغین اور بیرونِ پاکستان تشریف لے جانیوالے مبلغین شامل ہوتے رہے۔ ان تقاریب میں مبلغین کرام نے تبلیغِ اسلام کے ایمان افروز حالات بھی سُنائے۔ جملہ واقفینِ زندگی کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں کیا۔ محلہ دار الصدر جنوبی کی مقامی جماعت کی طرف سے مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ایک مشترکہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ ٹانگانیکا، مکرم سعید احمد صاحب انصاری مبلغ انڈونیشیا، بورنیو و ملایا، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ یوگنڈا، مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ مشرقی افریقہ اور مکرم چوہدری صلاح الدین خان صاحب مبلغ ہالینڈ نے حال ہی میں بیرونِ پاکستان سے تشریف لانے کے بعد جامعہ احمدیہ کے ہال میں اپنے اپنے ممالک میں اسلام کی ترقی کے دلچسپ حالات بیان فرمائے۔

احمدیہ مشن غانا کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا کی تازہ آمدہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں تبلیغی اور تربیتی طور پر کافی کام ہو رہا ہے۔ برونگ اہافو ریجن کے کمشنر کو سیدنا حضرت امیر المومنین کی کتاب دعوۃ الامیر کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اس سے قبل ان کو قرآنِ کریم اور دیگر اہم اسلامی لٹریچر بھی دیا جا چکا ہے۔ برونگ اہافو ریجن کے ڈسٹرکٹ کمشنر کو انگریزی ترجمۂ قرآن کا نسخہ دیا گیا۔ شمالی ریجن کے کمشنر سے ملاقات کر کے انہیں زبانی تبلیغ کی گئی اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ غانا نیشنل ٹیچرز ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری اور نائب سیکرٹری سے ان کے ایک دورہ کے دوران ملاقات کر کے ہر دو کو اسلامی کتب کا سیٹ پیش کیا گیا۔ شمالی ریجن کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کو بھی اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔

کماسی میں احمدیہ مشن ہاؤس کی ایک دو منزلہ وسیع عمارت تیار ہو رہی ہے اس کا کام جاری رہا جس میں احمدی خود بھی وقارِ عمل کرتے رہے۔ دوسری منزل کی چھتوں تک کام پہنچ چکا ہے۔ علاقہ ٹامیلی میں پہلے ایک کچی مسجد ہوا کرتی تھی اسے گرا کر پختہ مسجد کی تعمیر شروع کی گئی۔ اس مسجد کا سارا کام وقارِ عمل کے ذریعہ ہی سرانجام دیا گیا۔ مبلغین نے اسلام کے موضوع پر کئی تقاریر کیں، تبلیغی جلسے منعقد کئے، کالجوں میں تقاریر کے ذریعہ تبلیغ کی۔ احمدی جماعتوں کے تربیتی دورے کئے، دو مزید مقامات پر نئی جماعتیں قائم کیں۔ اس ساری مساعی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۹ افراد نے اسلام قبول کیا۔

وفات

ماہ اکتوبر میں نامور خادم سلسلہ محترم مولوی محمد یعقوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب طاہر جو کہ حضور کی تقریریں اور خطبات لکھا کرتے تھے۔ مورخہ ۶۔ اکتوبر کو فالج کے اچانک حملہ کے باعث ۵۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے حضور کے خطبات اور تقاریر کو بہت عمدگی کے ساتھ محفوظ کیا ہے اس کے علاوہ آپ نے بے شمار مضامین سلسلہ کے اخبارات میں لکھے۔ آپ خاموش طبیعت، سادہ مزاج، نمازوں اور دعاؤں میں شغف رکھنے والے، نیک اور صالح انسان تھے۔ اسلامی لٹریچر پر آپ کو عبور حاصل تھا اور آپ کو فالج کا حملہ بھی دفتر میں کام کے دوران ہی ہوا۔ حضرت امیرالمومنین کی منظوری سے آپ بہشتی مقبرہ کے صحابہؓ کے قطعۂ خاص میں دفن کئے گئے۔ سلسلہ کے ایک کامیاب مبلّغ محترم شیخ امری عبیدی صاحب جو ٹانگانیکا میں وزیر تعمیرات و ثقافتِ ملّی کے ممتاز عہدہ پر فائز تھے اور قبل ازیں دارالسلام کے میئر بھی رہ چکے تھے مورخہ ۹۔ اکتوبر کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ ان کے مختصر حالات ان کی فوٹو کے ساتھ تشحیذ الاذہان کے پچھلے شمارہ کے ٹائیٹل پیج پر آچکے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابی محترم شیخ عبدالرحیم صاحب شرماؓ اور محترم بابا نواب دین صاحب عرف جہاں کھالوؓ بھی ماہِ اکتوبر میں وفات پاگئے۔ اور نمازِ جنازہ کے بعد ان کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

محترم شرما صاحب ان معروف نومسلم اصحاب میں سے آخری فرد تھے جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہندو مذہب ترک کر کے اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اسلام قبول کرنے کی خاطر آپ کو غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مشرقی افریقہ میں لمبے عرصہ سے تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ محترم بابا نواب دین صاحب کو ابتداء ہی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر خدمات بجالانے کا موقع ملتا رہا۔ آپ بڑے فخر سے سنایا کرتے تھے کہ آپ کو حضرت امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پالکی اٹھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ بڑے نیک سیرت اور سادہ مزاج انسان تھے۔ بہت بڑھاپے کے باوجود آخری عمر تک مسجد میں باجماعت نمازیں ادا فرماتے رہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر سو سال سے بھی کچھ زیادہ تھی۔

● لنگرخانہ حضرت مسیح موعودؑ کی نئی عمارت

کی بُنیاد

نصرت گرلز پرائمری سکول کی عمارت اب لنگرخانہ کیلئے مخصوص کی گئی ہے۔ سکول کی عمارت کے علاوہ بھی بعض ضروری حصوں کی ضرورت ہے جن کی تعمیر کا سنگِ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۔ اکتوبر کو رکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے بنیاد میں وہ اینٹ رکھی جس پر سیدنا حضرت امیرالمومنین نے دعا کی تھی بعد ازاں آپ نے ایک اور اینٹ رکھی۔ آپ کے بعد چار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں صحابہ کرام کے علاوہ سلسلہ کے چند مشہور علمائے کرام نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس بنیاد کو مبارک کرے اور لنگرخانہ کی غرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا

حکیم سید عبد الہادی صاحب بہاری

یا ربّ تُو میری ہر اک پوری مُراد کر دے ÷ آیا ہوں تیرے در پہ دامن کو میرے بھر دے
تُو نے بنایا مجھ کو جس باغ کا ہے مالی ÷ شاداب اس کو کر دے ہر نخل میں ثمر دے
آئے کبھی نہ جھونکا بادِ خزاں کا اس میں ÷ یا ربّ تُو اِس چمن میں فصلِ بہار کر دے
چھائے کبھی جو بادل ظلمت کا اس چمن پر ÷ خورشید معرفت سے شمس النہار کر دے
تحت الشجر ہو جاری دریائے معرفت کا ÷ شاخوں میں ہر شجر کے عرفاں کا نُور بھر دے
آغاز سے بھی بہتر انجام ہو ہمارا ÷ دُنیا میں ہم کو یا ربّ تُو خوش نصیب کر دے
پھولے پھلے ہمیشہ ہر شاخ اس چمن کی ÷ شیریں ہو ذائقہ میں یا ربّ تُو وہ ثمر دے
شیطان سے بچیں یہ دھوکا نہ کھائیں اُس کا ÷ اولاد کو ہماری تُو پاک بیں نظر دے
افلاس کا زمانہ آئے کبھی نہ ان پر ÷ دُنیا کی نعمتوں سے تُو مالا مال کر دے
قرباں ہوں یہ سارے دینِ محمدی پر ÷ تبلیغ کا بھی دل میں تُو جوش انکے بھر دے

ہادی کی التجا ہے سُن لے دُعا تُو میری
دونو جہاں کے غم سے آزاد سب کو کر دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان القلم کی جماعت کیلئے

ننھے ادیب

نوٹ:- اس عنوان کے تحت ہر ماہ چھوٹے بچوں کے مضامین شائع ہُوا کریں گے۔ (ادارہ)

نماز

انسان کی پیدائش کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ خدا کا بندہ بنے اور خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنیوالا ہو۔ عبودیت کے معنی ہیں کامل عاجزی، کامل فرمانبرداری اور کامل تذلل اختیار کرنا۔ خدائی صفات اور اس کے نور کو اپنے اندر جذب کرنا مگر ایسا جذبہ صرف سوچ اور فکر کے نتیجہ میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے خدا تعالیٰ جو خالق و مالک بلکہ رازق، رحمٰن اور رحیم ہے اس محسن ہستی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی محبت دل میں پیدا کریں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے نماز رکھی گئی ہے۔

انسان کو چاہیئے کہ نماز کے وقت دل و دماغ کو جسمانی خواہشات سے پاک کر کے عاجزانہ اور کامل تذلل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے اور اپنی ضروریات اسی سے طلب کرے۔ خدا تعالیٰ نے اسی لئے نماز کو فرض قرار دیا ہے تاکہ میرے بندے میرے دربار میں حاضر ہو کر اپنی ضروریات مانگیں اپنی عرض و معروض خالق کے سامنے کریں۔ چنانچہ وہ اپنے بندوں کے اخلاص کے مطابق ان سے سلوک کرتا ہے۔ انسان جب اپنے خالق کے سامنے عاجزانہ اپنی ضروریات رکھتا ہے اور پورے یقین و ایمان اور جذبہ کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جب بچہ روتا اور بلبلاتا ہے ماں کی محبت جوش میں آتی ہے تو وہ بچہ کو محبت و شفقت کی گود میں اٹھا کر دودھ پلاتی ہے۔ اسی طرح جب خدا کا بندہ نماز میں اپنے خالق و مالک کے آگے عاجزی سے گڑگڑاتا ہے تو ماں کی طرح خدا کی محبت جوش میں آتی ہے پھر بندہ اپنے آپ کو اس کی ربوبیت و شفقت کی گود میں محسوس کرتا ہے۔

(لئیق احمد از کنری)

پڑوسی کے حقوق

پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پڑوسی تم سے کوئی مدد مانگے تو اس کی مدد کرو۔ قرض مانگے تو اس کو قرض دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر وہ محتاج ہے تو اس کی مالی مدد کرو، بیمار ہے تو اس کا علاج کراؤ۔ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو۔ اس کے بال بچوں کی پرورش کرو۔ اور اس کو کوئی عزت مل جائے تو جا کر اس کو مبارکباد کہو۔ اگر وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو اس کے ساتھ ہمدردی کرو۔ اپنے گھر کی دیواروں کو اتنا بلند نہ کرو کہ پڑوسی کی ہوا اور روشنی بند ہو جائے۔ لیکن اگر وہ اجازت دیدے تو پھر تم ایسا کر سکتے ہو۔ اپنے بچوں کے لئے اگر کوئی میوہ خرید کرو یا کوئی سوغات لاؤ تو اس میں سے پڑوسی کے بچوں کے لئے بھی کچھ ہدیہ کے طور پر بھیج دو۔ اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر اپنے بچوں کو ہدایت کرو کہ وہ باہر جا کر نہ کھائیں۔ ایسا نہ ہو کہ پڑوسی کے بچے دیکھ کر غمگین ہوں "

یہ کہہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جانتے ہو کہ پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ پھر فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پڑوسی کے حقوق وہی ادا کر سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہو گا"

(مسعود احمد طاہر بشیر آباد سندھ)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا کے ان بندوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجتا ہے اور ان کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کرتا ہے اور اپنے بندوں کو گمراہی سے نکالتا ہے۔ آپ خدا کے برگزیدہ تھے۔ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کیا اور اسلام کے چہرہ پر جو گرد و غبار آ گیا تھا دور کیا۔ آپ کا دعوےٰ تھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے خلق اللہ کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور میں مسیح موعود ہوں جس کا ذکر احادیث میں آتا ہے جس کا وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ اور وہی مصلح ہوں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ اور تمام مذاہب کے اندر اس کے آخری زمانہ میں آنے کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اور مجھ کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی نصرت اور تائید کے لئے بھیجا ہے اور مجھے قرآنِ مجید کا علم دیا گیا ہے۔ اور اس کے معارف و حقائق مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ آپ کا دعویٰ سنتے ہی لوگ آپ کے مخالف ہو گئے۔ آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ آپ کو اور آپ کی اولاد کو واجب القتل قرار دیا گیا۔ لیکن خدا نے آپ کا ساتھ دیا اور آپ سے اپنے رسولوں جیسا اور اپنے پیاروں والا معاملہ کیا۔

(مشتاق احمد خالد۔ کھاریاں)

محنت اور اتفاق میں برکت ہے

ایک بوڑھا کسان بیمار ہوا۔ جب اس کو اپنے زندہ رہنے کی کوئی امید نہ رہی تو اس نے اپنے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔ بیٹا! دیکھو میں قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور چند ساعت کا مہمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ میرے بعد محبت اور اتفاق سے رہنا۔ میرے پاس ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ خزانے کا نام سنتے ہی بیٹوں کے منہ سے رال ٹپکنے لگی اور بات کاٹ کر کہنے لگے ابا جان وہ کہاں ہے؟ بوڑھے باپ نے جواب دیا کہ وہ خزانہ میں نے کسی کھیت میں دبا رکھا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس کے بیٹوں نے جب اس کے کفن دفن سے فراغت پائی تو کدال اور بیلچے لے کر کھیت میں چلے گئے اور کھیت کو نہایت اچھی طرح سے کھودنا شروع۔ ایک بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا تیسرے کے بعد چوتھا کھیت کھودنے چلے گئے۔ شام کو سب تھک کر چور ہو گئے۔ آخر خزانے کا کہیں پتہ نہ چلا۔ کہنے لگے بڈھے نے مرتے دم ہم کو دھوکا دیا ہے۔ آخر انہوں نے موسم کے مطابق گندم بو دی فصل پہلے سے چار گنا زیادہ ہوئی۔ چاروں مالا مال ہو گئے۔ اب انہیں بوڑھے کا مطلب سمجھ میں آیا اصلی خزانہ تو محنت اور اتفاق ہے جس کی طرف انکے والد نے اشارہ کیا تھا۔

سچ ہے اتفاق اور محنت میں برکت ہے

(عبدالصمد شفیق۔ حافظ آباد)

سیالکوٹ کے اطفال سے خطاب

تُو نے وہ سپاہی بننا ہے
مشکل میں جس نے لڑنا ہے

تُو نے وہ بہادر بننا ہے

تم حاصل کرو خدا کی رضا
انعام گر حاصل کرنا ہے
منزل "عَلَمِ انعامی" کو نہ سمجھ
ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے

(خلیل احمد از سیالکوٹ)

گٹھڑی اندر اور میں باہر

ایک جولاہا اپنے محلہ میں کافی رُعب رکھتا تھا۔ ایک دفعہ وہ رات کے وقت اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرنے گیا۔ جب اسنے تالے کھول کر سامان باندھ لیا تو سامان کی گٹھڑی اٹھا کر دیوار پر چڑھنے لگا اتنے میں گھر والوں میں سے کسی کو کھانسی آگئی جولاہے کے ہاتھ سے ڈر کی وجہ سے گٹھڑی گر گئی اور وہ بھاگ گیا۔ صبح ہوئی تو پولیس پوچھ گچھ کرنے آئی۔ جولاہا بھی ساتھ تھا۔ جولاہا بولا جناب معلوم ہوتا ہے کہ چور اسی محلہ کا رہنے والا ہے۔ پولیس نے کہا ہاں پھر بولا معلوم ہوتا ہے کہ چور اس جگہ سے گزر کر گھر کے اندر گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ چور نے فلاں جگہ سے چابیاں اٹھائی ہیں اور فلاں جگہ پر بیٹھ کر تالے کھولے ہیں۔ اور چند وقتوں سے سامان نکال کر باندھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ فلاں جگہ سے چڑھ کر دیوار پار کرنے لگا ہے اور گھر والے جاگ اٹھے ہیں۔ سپاہیوں نے کہا پھر کیا ہوا۔ بولا پھر چور ڈر گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ گٹھڑی اندر اور میں باہر۔ پولیس نے اسی وقت اسے گرفتار کر لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر

انعامات حاصل کرنیوالے

۱۔ مرکزی امتحانات ستارۂ اطفال۔ ہلالِ اطفال۔ قمر اطفال۔ بدر اطفال میں اوّل۔ دوم اور سوم رہنے والوں کی فہرست الگ شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ امسال ایک نیا انعام جاریہ شروع کیا گیا جو "منارۃ المسیح" کی ٹرافی کی شکل میں قیادت لاہور ڈویژن نے بنوا کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ ہر سال علمی مقابلوں میں اوّل آنے والی ٹیم کو دیا جائے گا پہلے سال سیالکوٹ کی ٹیم نے اسے حاصل کیا۔

۳۔ سالانہ اجتماع میں مختلف مقابلہ جات میں جن بچوں نے انعامات حاصل کئے ان کی فہرست یہ ہے:۔

علمی مقابلہ جات

معیار اوّل

نظم۔ تلاوت۔ تقریر:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس سیالکوٹ ــــ انعام جاریہ بھی سیالکوٹ کو ملا۔

دوم:۔ ٹیم مجلس لاہور

اذان:۔

اوّل:۔ نصیر الحق صاحب — ربوہ

دوم:۔ محمد عباس صاحب — قمر آباد

عام دینی معلومات (سوال و جواب)

اوّل:۔ مجیب الرحمٰن صاحب — ربوہ

دوم:۔ علی احمد صاحب طارق — سیالکوٹ

پیغام رسانی:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس کراچی

دوم:۔ ٹیم مجلس سیالکوٹ

نمونے کا طفل:۔

اوّل:۔ نعیم احمد صاحب — گنج مغلپورہ

دوم:۔ لئیق احمد صاحب عابد — ربوہ

پرچہ عام دینی معلومات:۔

اوّل:۔ محمد ظفر اللہ خاں صاحب اسلم — دارالرحمت غربی ربوہ

دوم:۔ محمد احمد عطا — بورڈنگ ہائی سکول ربوہ

سوم:۔ اعجاز احمد ارشد — جھنگ

مضمون نویسی:۔

اوّل:۔ خلیل محمود — کراچی

دوم:۔ سفیر احمد صاحب باجوہ — دارالبرکات ربوہ

سوم:۔ عبد الحمید صاحب — کراچی

مقابلہ اشعار:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوم:۔ ٹیم پریم بلاک (جس میں سرگودھا ڈویژن اور کراچی کی مجالس شامل تھیں)

تربیتی چارٹس:۔

اوّل:۔ مجلس سیالکوٹ

دوم:۔ مجلس سرگودھا

نغمہ اطفال:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس ربوہ

دوم:۔ ٹیم مجلس کراچی

مشاہدہ معائنہ:۔

اوّل:۔ رانا محمود الرحمٰن صاحب محمود سیالکوٹ

دوم:۔ داؤد احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ

سوم:۔ ہبتہ الرحمٰن صاحب کراچی

فی البدیہہ تقریر:۔

اوّل:۔ سیّد علی احمد صاحب طارق سیالکوٹ

دوم:۔ لئیق احمد صاحب ربوہ

معیار دوم

نظم۔ تلاوت۔ تقریر:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس ربوہ

دوم:۔ ٹیم مجلس کراچی

سپیشل:۔ ولی احمد صاحب طارق

ورزشی مقابلہ جات

معیار اوّل

دوڑ:۔

اوّل:۔ محمد صدیق صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

دوم:۔ صابر علی صاحب۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا

سوم:۔ فلاح الدین صاحب سیالکوٹ

لمبی چھلانگ:۔

اوّل:۔ نوید اطہر لاہور

دوم:۔ صابر علی صاحب۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا

سوم:۔ عبدالحفیظ صاحب کراچی

رسّہ کشی:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس سیالکوٹ

دوم:۔ ٹیم مجلس لائل پور

فٹ بال:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس ربوہ

دوم:۔ ٹیم مجلس کراچی

کبڈی:۔

اوّل:۔ ٹیم مجلس سرگودھا

دوم:۔ ٹیم مجلس ربوہ

معیار دوم

دوڑ:۔

اوّل:۔ محمد حنیف صاحب لاہور

دوم:۔ عبدالمجید صاحب۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

سوم:۔ مغفور احمد صاحب۔ دارالصدر شرقی ربوہ

لمبی چھلانگ:۔

اوّل:۔ محمد حنیف صاحب لاہور

دوم:۔ ظہیر الدین صاحب سیالکوٹ

سوم:۔ سیّد نسیم

دارالصدر شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبڈی:-
اوّل:- ٹیم مجلس سیالکوٹ
دوم:- ٹیم مجلس لائل پور

فٹ بال:-
اوّل:- ٹیم مجلس ربوہ
دوم:- ٹیم مجلس لائل پور

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

(جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار نہیں بن سکتا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع امسال انتظامی لحاظ سے کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل احباب شکریہ کے مستحق ہیں:-

۱- حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب وکالتِ تبشیر ربوہ	منتظم علمی مقابلے
۲- ماسٹر بشارت احمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	″ ورزشی مقابلے
۳- مولوی محمد صدیق صاحب وکالتِ تبشیر ربوہ	″ مہمان نوازی
۴- ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ساہرچودری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	″ سٹیج
۵- ماسٹر مقصود احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکولز ربوہ	″ مقام اجتماع
۶- ماسٹر محمد بخش صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	″ دفتر بیرون و نظم وضبط
۷- ماسٹر حبیب احمد صاحب ″	″ دفتر بیرون
۸- مکرمی اللہ بخش صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	″ نمائش و اشاعت
۹- ″ صفی الرحمٰن صاحب ″	″ روشنی و لاؤڈ سپیکر
۱۰- ″ منصور احمد صاحب بشیر ″	″ صفائی و آب رسانی

ان کے ہمراہ ان کے نائبین اور معاونین نے بھی تعاون کا اچھا نمونہ دکھایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۲- اطفال کے ناظمین اور مربیان نے بھی اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا اور ان کی قربانیوں کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ اطفال کا نمونہ پہلے کی نسبت بہت اچھا رہا۔

۳- نیز قائد صاحب مجلس گوجرانوالہ اور مجلس چنیوٹ بھی ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں جن کے لاؤڈ سپیکروں نے اطفال کے اجتماع کو کامیاب بنایا۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ ★ سوال و جواب

طارق سلیم احمد — کراچی ۱۹

س:- اچھے دوست میں کون کون سی صفات پائی جانی ضروری ہیں؟

ج:- اچھا دوست وہ ہوتا ہے کہ جو اپنے دوست کے عیوب کو دور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور مشکل کے وقت میں اس کے کام آئے۔

س:- میں غیر ممالک سے قلمی دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے ان کے پتہ جات بتا سکیں گے؟

ج:- آپ دفتر "تحریک جدید ربوہ" کو لکھیں وہی غیر ممالک کے پتہ جات آپ کو بتا سکے گا۔

س:- بھائی جان! آپ کے خیال میں سب سے اچھا پھل کونسا ہے؟

ج:- اگر کھلانے کا وعدہ ہو تو بتائیں بھی کہ کونسا پھل ہمارے نزدیک سب سے اچھا ہوتا ہے۔

بشارت احمد — کھاریاں

س:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا کیا نام تھا؟

ج:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔

س:- چند صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسماء کی ضرورت ہے۔ کیا آپ بتا سکیں گے؟

ج:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ وفات پا چکے ہیں اور حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم میں موجود ہیں۔

مسعود احمد ہاشمی — جھنگ صدر

س:- کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ میرا قد کتنا ہے؟

ج:- کیا خود آپ کو اپنے قد کا علم نہیں ہے؟

طاہر نسیم — کراچی ۱۹

س:- جماعت احمدیہ کا قیام کس غرض کے لئے کیا گیا؟

ج:- جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے قائم کیا گیا ہے تاکہ پہلے کی طرح ایک بار پھر ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرائے۔

س:- ربوہ کا نام کس نے رکھا تھا؟

ج:- محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام تجویز فرمایا تھا اور حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے منظور فرمایا۔

س:۔ جماعتِ احمدیہ کے سب سے پہلے مبلغ کون تھے جو بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے گئے؟

ج:۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے سب سے پہلے مبلغ کے طور پر انگلستان بھیجے گئے تھے۔

محمد اکرم بٹ ـــــ چونڈہ

س:۔ نیک آدمی کی علامات کیا ہیں؟

ج:۔ نیک آدمی کی بڑی بڑی دو ہی علامات ہوا کرتی ہیں۔ ایک تو وہ خدا تعالیٰ سے گہری دوستی کرتا ہے اور دوسرے خدا تعالیٰ کے بندوں سے ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔

این۔ اے۔ عابد ـــــ ربوہ

س:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی حدیث بتائیں کہ جس میں امتِ محمدیہ میں مجددین کے آنے کی پیشگوئی پائی جاتی ہو؟

ج:۔ حدیث یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ امتِ محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر اس امت کی اصلاح کی خاطر مجدد دین مبعوث فرماتا رہیگا۔

س:۔ قادیان سے ہجرت اور پھر واپسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی الہام بتائیں؟

ج:۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ اس میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ قادیان سے ہجرت ہوگی اور پھر قادیان کی طرف واپسی بھی مقدر ہے۔

س:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات کی تاریخیں اور مقامات بتائیے؟

ج:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو بمقام مکہ مکرمہ پیدا ہوئے اور ۲۶ مئی ۶۲۳ء کو بمقام مدینہ منورہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

ظفر احمد گلچیں ـــــ سندھ

س:۔ تشحیذ الاذہان کا پہلا پرچہ کب شائع ہوا تھا؟

ج:۔ تشحیذ الاذہان کا پہلا پرچہ پہلے دور میں یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تھا۔

س:۔ اگر میں ربوہ آؤں تو کیا آپ سے ملاقات کر سکتا ہوں؟

ج:۔ اگر آپ ملاقات کے لئے تشریف لائیں تو یقیناً ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔

طاہر احمد پرویز ـــــ راولپنڈی

س:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے پہلا اور سب سے آخری الہام بتائیے؟

ج:۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا الہام یہ ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اور آخری بار اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے یوں خطاب فرمایا کہ "اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَالْمَوْتُ قَرِیْبٌ" یعنی کوچ کا وقت اور وفات کی گھڑی قریب ہے۔

س:۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "قمر الانبیاء" کیوں کہتے ہیں؟

ج:۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا نام الہام کے ذریعہ "قمر الانبیاء" بتایا۔ قمر الانبیاء کے معنے ہیں نبیوں کا چاند ـــ یعنی آپ سب نبیوں کی خوبیوں کو اپنے وجود کے ذریعے ظاہر کرنے والے تھے۔

ملک مبارک احمد طاہر ـــ ربوہ

س:۔ اگر انسان اُداس ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

ج:۔ اگر انسان اُداس ہو جائے تو خدا تعالیٰ کو جو کہ اس کا غمخوار ہے یاد کرنا چاہیئے۔

س:۔ انسان کی پہلی اور آخری خواہش کونسی ہونی چاہیئے؟

ج:۔ انسان کی پہلی اور آخری خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ اسے اور اس کے بھائیوں کو خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے۔

مبارک احمد جیلمی ـــ ربوہ

س:۔ سب سے پہلے ہوائی جہاز کس نے بنایا تھا؟

ج:۔ سب سے پہلے امریکہ کے سائنسدان رائٹ نے ہوائی جہاز بنایا تھا۔

س:۔ دنیا کی سب سے اونچی آبشار کونسی ہے؟

ج:۔ دنیا کی سب سے اونچی آبشار نیوزی لینڈ میں سدر لینڈ ہے جس کی اونچائی ۱۹۰۴ فٹ ہے۔

بہترین سوال

س:۔ انسان کی پہلی اور آخری خواہش کونسی ہونی چاہیئے؟

(ملک مبارک احمد طاہر ۔ ربوہ)

ج:۔ انسان پہلی اور آخری خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ اسے اور اس کے بھائیوں کو خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے۔

مسکراہٹیں

(بقیہ صفحہ ۴۵)

چاہیئے کہ اس شیشہ سے آپ کی صورت نظر نہیں آتی۔

*

ایک پادری صاحب اپنے دوستوں سے کہنے لگے ہائے آج مجھے کیسے گدھوں کو وعظ سنانا پڑا ہے۔ ان کے دوست نے کہا بہت ہی خوب آپ جبھی انہیں بار بار میرے پیارے بھائیو کہہ رہے تھے۔

(ناصر احمد صدیقی ـــ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

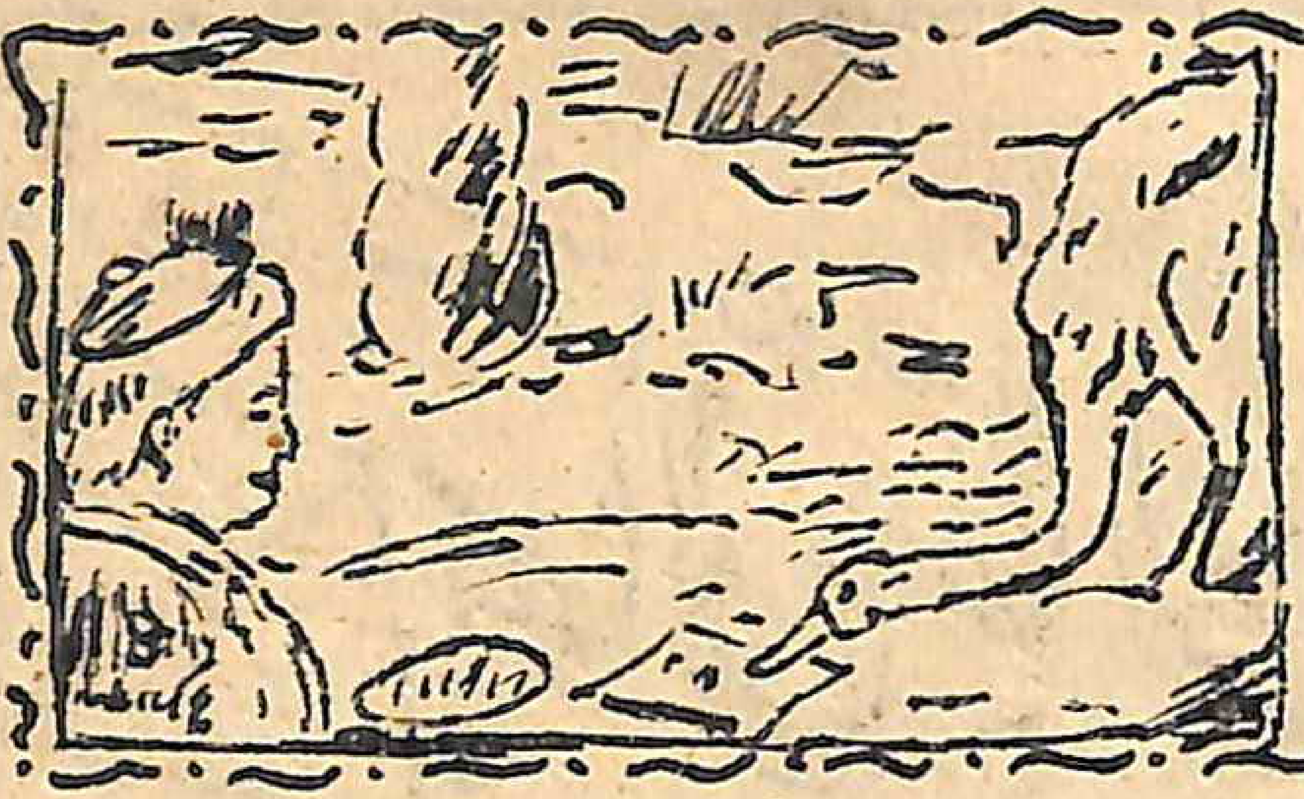

مسکراہٹیں

پہلا دوست :- آئیے ذرا ہوا خوری کر چلیں۔

دوسرا :- جی نہیں۔ میرا آج روزہ ہے میں کچھ نہیں کھانا چاہتا۔

★

ایک پٹھان اپنے لڑکے کو بُری طرح سے پیٹ رہا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ خان صاحب غصہ حرام ہوتا ہے۔ اس کو پی جاؤ۔

پٹھان لڑکے کو چھوڑ کر اس کی طرف بڑھا اور ایک مکّا رسید کرتے ہوئے بولا خو! ہم کو حرام چیز پلاتا ہے۔

★

شاہد :- (معصومیت سے) امّی جان میں نے آج ایک بوڑھا بچہ دیکھا ہے۔

امّی :- (حیرت سے) ارے وہ کیسا تھا؟

شاہد :- امّی اس کے منہ میں ہمارے منّے کی طرح ایک دانت بھی نہ تھا لیکن اس کے بال سفید تھے۔ (الیس واحد القادری ڈیرہ غازیخان)

ایک لڑکا ماں سے

بیٹا :- آج میں نے سو میں سے سو نمبر لئے ہیں۔

ماں :- بیٹا تم نے کسی اور کے لئے بھی تو کچھ چھوڑ آنے تھے۔

(سید فاروق ظفر بخاری — جہلم)

بوڑھا :- صاحبزادے! اسی برس کی عمر ہونے کو آئی اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی آج تک جھوٹ بولا ہو۔

نوجوان :- اس میں کیا تعجب ہے اس عمر میں حافظہ کی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔

★

کسی دیوار پر ایک گداگر کی تصویر لٹک رہی تھی دو شخص جن میں سے ایک بڑا بخیل تھا وہاں سے گزرے۔ بخیل کے ساتھی نے کہا آہا کیا جیتی جاگتی تصویر ہے۔ بخیل بولا دوڑ چلیں ایسا نہ ہو کہ یہ ہم سے خیرات مانگے۔

★

بدصورت مہمان :- یہ آئینہ کیسا میلا کچیلا ہے میں اپنا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکتا۔

ہوٹل کا خادم :- میرے خیال میں آپ کو ممنون ہونا

(باقی صفحہ ۴۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اس ماہ کا تشحیذ الاذہان ملا تو پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ رسالہ کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ بہت ترقی پر ہے۔ اچھا تو عرض ایک یہ کرنی ہے کہ پہلے آپ ایک کالم "ننھے ادیب" شائع کیا کرتے تھے کہ جس کے تحت آپ ہمارے ایسے مضامین بھی شائع کر دیا کرتے تھے کہ جو اتنے اچھے نہیں ہوتے تھے اور آپ ان کی کسی قدر تصحیح فرما دیا کرتے تھے۔ تو کیا اب بھی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا کالم پھر جاری ہو؟ (ملک مبارک احمد طاہر — ربوہ)

چوری کی ایک قسم

مکرمی جناب بھائی جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے تشحیذ الاذہان میں بعض بچے دوسرے رسالوں کی تحریریں اپنے نام سے چھپوا دیتے ہیں۔ کوئی ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ یہ ناپسندیدہ فعل ختم ہو جائے۔ کیونکہ یہ بھی تو چوری کی ایک قسم ہے۔

(خاکسار طارق احمد — لاہور)

ماہِ اکتوبر کا تشحیذ الاذہان

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم

ماہِ اکتوبر کا تشحیذ الاذہان ملا بہت خوشی ہوئی میں نے دوسرے بہن بھائیوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیا۔ وہ بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ عاجز کی دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا ہی چلا جائے۔ (ظفر احمد گلچیں — سندھ)

ایک شکایت

بھائی جان!

اس مرتبہ تشحیذ الاذہان میں "برخوردار" کی تصویر نظر نہیں پڑی۔ کیا معاملہ در پیش آ گیا؟ آپ سے تو درخواست کی گئی تھی کہ اسکو لمبا بنایا جائے۔ امید ہے کہ اب پھر "برخوردار" آئے گا اور زیادہ شان کے ساتھ آئے گا۔ (بشارت احمد تنویر — ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

نام :- منیر احمد
عمر :- ۱۲ سال
تعلیم :- ہفتم
مشغلہ :- مطالعہ اخبارات اور رسائل خاص طور پر تشحیذ الاذہان۔
پتہ :- برلا ہائی سکول اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

نام :- امۃ المجیب
عمر :- ۹ سال
تعلیم :- پنجم
مشاغل :- مطالعہ کرنا اور ٹکٹیں جمع کرنا۔
پتہ :- اومیگا ریڈیو۔ صدر بازار۔ ملتان چھاؤنی

نام :- ظفر احمد گلچیں
تعلیم :- دہم
مشاغل :- جلسوں میں شرکت کرنا۔ ٹکٹیں جمع کرنا اور قلمی دوستی کرنا۔
پتہ :- نمبر ۱۱۰۱ لطیف منزل۔ گاڑی کھاتہ۔ حیدرآباد سندھ۔

نام :- ارشد انور رؤفی
تعلیم :- ہشتم
مشاغل :- تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کرنا اور کرکٹ کھیلنا۔
پتہ :- معرفت محمد انور صاحب چوہدری۔ موضع ملوچیت۔ ڈاک خانہ سیالکوٹ چھاؤنی تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

نام :- شمیم مبارکہ ناصر
عمر :- ۱۳ سال
تعلیم :- ہفتم
مشاغل :- مطالعہ کرنا اور ٹکٹیں اور تصویریں جمع کرنا۔
پتہ :- دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری پاک ضلع تھرپارکر۔

نام :- طاہر احمد پرویز
تعلیم :- پنجم
مشغلہ :- تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ :۔ معرفت عبدالرحمٰن صاحب خاکی۔ مکان نمبر
بی ۲۷۹/ جے۔ آریہ محلہ۔ راولپنڈی۔

نام :۔ بشارت احمد تنویر
تعلیم :۔ دہم
مشاغل :۔ تشحیذ الاذہان کا مطالعہ کرنا اور کرکٹ کھیلنا
پتہ :۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

نام :۔ ملک مبارک احمد ظاہر
تعلیم :۔ دہم
مشاغل :۔ باغبانی، مطالعہ رسائل اور مضمون نویسی۔
پتہ :۔ ملک جی برادرز گول بازار۔ ربوہ

نام :۔ نصرت جہاں ناصر
عمر :۔ ۱۱½ سال
تعلیم :۔ پنجم
مشغلہ :۔ دینی کتب اور رسائل وغیرہ کا مطالعہ کرنا۔
پتہ :۔ معرفت ملک غلام احمد کمیشن لمیٹڈ کنری
پاک۔ ضلع تھرپارکر۔

تشحیذ کو ضرورت ہے آپ کے قلمی تعاون کی! (بھائی جان)

ریڈیو پاکستان کراچی میں

بچوں کی ایک محفل

اتوار ۲۱ جون کو ریڈیو پاکستان کراچی کے بچوں کے پروگرام میں شرکت کرنے کا مجھے پہلی دفعہ موقع ملا۔ میں نے بچوں کے پروگرام کے وقت دیکھا کہ سب بچوں کے قد سے چھوٹے قد کی "منی باجی" تھیں۔ جو کہ پانچ سال کے بچے کے قد سے بھی چھوٹی تھیں۔ وہ منتظم پروگرام "بھائی جان" کی مددگار اور پروگرام کی روحِ رواں تھیں۔

بچوں کے تعارف کے وقت اپنی باری آنے پر میں نے مندرجہ ذیل نظم ریڈیو پر سُنائی :۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو
اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

منتظم پروگرام بھائی جان کو یہ نظم بہت پسند آئی +

دُرِّ شاہوار
مکان نمبر ۴۹۹ ۔ پیر الٰہی بخش کالونی
کراچی

NOVEMBER 1964 REGD. No. L. 7128

★ Monthly **THE TASHHEEZ-UL-AZHAN** Rabwah ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

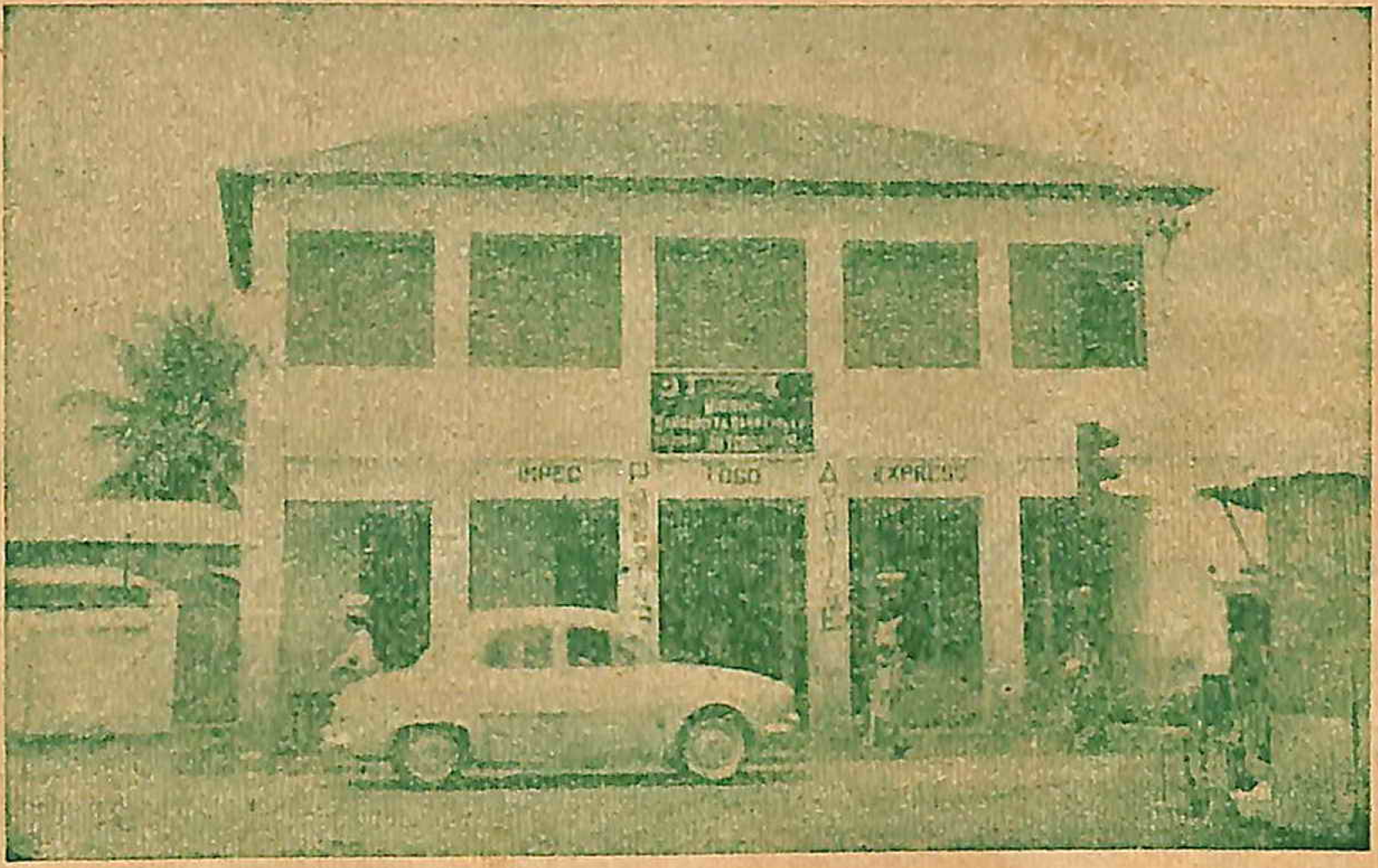

احمدیہ مشن ہاؤس لومے (ٹوگولینڈ)

(مغربی افریقہ کے فرانسیسی علاقہ کے نو آزاد ملک ٹوگولینڈ
میں ۲ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ہمارا مشن قائم ہوا۔)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا